اولاد کی پرورش
مسلم خواتین
کس طرح اولاد کی اعلیٰ پرورش کر کے انہیں سماج کا
بہتر فرد بنا سکتی ہیں؟ اس سلسلہ میں ماؤں کو ۲۵۰ نصیحتیں
بچے اور بچیوں کے لئے منتخب نام، بچوں اور ماؤں کے لئے
منتخب کتابیں، خانگی ادویہ، نغمے، دعائیں، نظمیں اور آداب
www.besturdubooks.net
مصنف ومؤلف:
مولانا ذوالفقار احمد صاحب نوری فاضل دیوبند
استاد دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت، گجرات (الہند)

مسلم خواتین کس طرح اولاد کی اعلیٰ پرورش کر کے
انھیں سماج کا بہترین فرد بنا سکتی ہیں اس کے لئے
ڈھائی سو نصیحتیں، خانگی ادویہ، کلمے، دعائیں، نظمیں اور آداب

(مصنف و مؤلف)

مولانا ذوالفقار احمد صاحب ندوی (فاضل دیوبند)
استاذ دار العلوم فلاح دارین ترکیسر سورت گجرات

پتہ

مکتبہ سعدیہ ترکیسر ضلع سورت گجرات

نام کتاب .. .. اولاد کی پرورش

نام مصنف .. .. مولانا ذوالفقار احمد صاحب قاسمی

نام خوشنویس .. .. عبدالاحد خاں مشعلی ٹورزیز ویکٹ چاپل لکھنؤ

نام مکتبہ .. .. مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع سورت گجرات

طباعت .. .. فرید بک ڈپو پرائیویٹ لمٹیڈ دہلی

سن طباعت .. .. یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء

قیمت .. .. چالیس ۴۰ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع سورت گجرات

انتساب

اُن نیک دل ماؤں کے نام

جنکی

گود میں معاشرے کو نیک سیرت

نونہال دینا چاہتی ہیں

فہرست

اولاد کی امانت گودوں میں ہے ہمارے
پالیں انھیں جگر سے پوسیں انھیں ہنر سے

اللہ کی عبادت بہتر نہیں ہے اس سے
سکھلائیں ہم سلیقہ اولاد کو ہنر سے

علم و ہنر سلیقہ سیکھیں گے یہ ہمیں سے
ہم ہی جہان میں اُن کے بے لوث خیر خواہ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"حرفِ آغاز"

○

بچہ اللہ تعالیٰ کی انسان کو عطا کی جانے والی نعمتوں میں سب سے قیمتی نعمت ہے اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے "وابتغوا ما کتب اللہ لکم" یعنی اللہ تعالیٰ نے جو اولاد تمہارے لئے مقدر فرمائی ہے اس کو (نکاح کے ذریعہ) تلاش کرو، بچوں کی پیدائش کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی نوعی بقاءُ کا سامان فراہم کیا ہے تاکہ نسل انسانی قیامت تک قائم رہے۔

پُرانے انسان جاتے رہیں اور نئے انسان ان کی جگہ آکر اُن کی ذمّہ داریوں کو سنبھالتے رہیں۔

بچّہ گھر کی رونق اور زندگی کے چمن کا ایک پھول ہوتا ہے اسی پھول کی خاطر یہ سارا چمن لگایا جاتا ہے۔ اگر آدمی کے اولاد نہ ہو تو وہ اپنی زندگی باوجود تمام نعمتوں کے بے کار سمجھتا ہے، بیٹا باپ کا نشان اور اس کے بعد اس کی جائداد کا مالک ہوتا ہے۔ جب اولاد انسانی زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے تو اس کی حفاظت، تربیت اور پرورش پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

یعنی کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تربیت سے بہتر کوئی دولت نہیں دی ــــــــ (ترمذی)

ورنہ اگر یہ پھول کانٹا بن گیا تو خاندان کا خاندان تباہ ہو جائے گا جب ایک بچہ بگڑ جاتا ہے تو گھر کا سارا عیش برباد ہو جاتا ہے، وہی ماں باپ جو اس بچے کے لئے راتوں کو دُعا کرتے تھے جب بگڑ جاتا ہے تو انھیں کو اس کے حق میں بددُعا کرتے سُنا گیا ہے۔

بہرحال اچھی اولاد انسان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب ہے۔ صالح اولاد کو حدیث میں انسان کے لئے صدقۂ جاریہ

فرمایا گیا ہے یعنی اولاد کے نیک اعمال والدین کی اُخروی زندگی کے لئے خیر کا ذریعہ ہوتے ہیں اس لئے ہر شخص کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ اس کی اولاد مہذب، صالح اور نیک نامی کا ذریعہ بنے۔

راقم الحروف کی بہت عرصے سے یہ خواہش تھی کہ ایک چھوٹا سا کتابچہ اولاد کی پرورش کے نام سے مرتب ہو جائے جس میں وہ باتیں درج ہوں جو بچوں کو سکھانی ضروری ہیں اور تربیت کے دوران والدین کو ان کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں مگر ان کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے بسا اوقات بچے ضدی، غیر سنجیدہ و بدتمیز بن جاتے ہیں اور بعد میں اُن کی اصلاح دشوار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس دنیا کو زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے بڑے قیمتی طریقے عطا فرمائے ہیں چنانچہ اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں بھی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی بیش قیمت ہدایات دی ہیں جن کی رعایت سے بچہ شروع ہی سے اسلامی آداب و ماحول کا خوگر ہو جاتا ہے۔

خاکسار نے اس موضوع پر لکھی گئی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا مگر زیادہ تر کتابیں اس طرز پر لکھی گئی ہیں کہ گویا وہ بہت ہی زیادہ پڑھے لکھے والدین کو خطاب کر رہی ہیں جو دنیاوی اور دینی علوم سے مالا مال ہیں، بعض کتابیں ایسے مشوروں پر مشتمل ہیں

کردہ اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی اور امیر ترین گھرانے کے والدین کے لئے تو دیئے جا سکتے ہیں لیکن غریب اور متوسط درجہ کے لوگ اپنے محدود وسائل کی وجہ سے ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتے۔ بعض کتابوں نے ادویہ سے تعرض کیا ہے تو اس میں بھی بعض نے انگریزی دواؤں کے نام بتانے پر اکتفاء کیا ہے۔

بعض نے یونانی ادویہ کی سفارش کی ہے مگر دواؤں کی اتنی لمبی فہرستیں نقل کر دی ہیں جن کے نہ تو عام طور پر عورتیں نام جانتی ہیں اور نہ ان کا تیار کر کے بچے کو پلانا آسان ہے۔

ہم نے اپنی کتاب ایسی ماؤں کے لئے لکھی ہے جو نہ تو انتہائی متمدن شہر میں رہتی ہیں اور نہ بے حد امیر گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور نہ ان کی تعلیم اعلیٰ ہے۔ سیدھی سادی وہ عورتیں جو زیادہ تر صرف دینی تعلیم سے واقف یا معمولی کام چلانے کے لائق عصری تعلیم کی حامل اور ادنیٰ یا اوسط آمدنی رکھنے والے شوہروں کی بیویاں ہیں جن کی رہائش دیہات یا چھوٹے شہروں یا قصبات میں ہے جن کے پاس نہ مستقل خادم ہیں نہ خادمہ، ان کو سارا کام خود کرنا پڑتا ہے اور محدود وسائل کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت کرنی پڑتی ہے

ایسی ہی خواتین کے لئے راقم الحروف نے بچے کی پیدائش سے لے کر اس کے جوان ہونے تک کی مدت میں ہر مرحلے کے لئے

جو مشورے تحریر کئے ہیں، ان میں زیادہ تر ماں کو مخاطب بنایا ہے، چونکہ بچے کے لئے سب سے پہلا مدرسہ اور سب سے پہلا معلم والدہ ہی ہے۔

والدہ بچہ کی ولادت کے بعد سے اس کے بڑے ہونے تک کس طرح تربیت کرے، اس کو کیا سکھلائے، اس میں کون سی عادتیں پیدا کرے، اس سے کن عادتوں کو چھڑائے، اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرے اس کی پرورش کے دوران خود کن باتوں کا خیال رکھے، اور کس طرح اس کو مہذب بنائے، کس طرح اس میں اسلامی اخلاق وعادات پیدا کرے، بچوں کی تربیت میں اور کن خاص باتوں کا خیال رکھے، جب قریب البلوغ ہوں یا بالغ ہو جائیں تو ان کے ساتھ کس قسم کا معاملہ کرے۔

بہر حال اسلامی نقطۂ نظر سے بچے کی پرورش اور تربیت ایک مسلمان والدہ کو کس طرح کرنی چاہئے ان امور کو آسان زبان میں تحریر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نیز وہ چھوٹی چھوٹی دعائیں، کلمات اور اشعار جن کا بچوں کو یاد کرنا آسان ہے اور ماں معمولی توجہ سے یاد کرا بھی سکتی ہے ان کو بھی جمع کر دیا ہے تاکہ کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی زحمت نہ پڑے۔

اسی طرح بچوں کی ادویہ کے سلسلہ میں بھی ہم نے صرف

ان چیزوں کو بطور دوا کے استعمال کرانے کی سفارش کی ہے جن کو عام طور پر عورتیں جانتی ہیں اور عموماً وہ چیزیں ہر گھر میں دستیاب ہیں نیز ان کے استعمال کا طریقہ بھی اتنا آسان ہے کہ معمولی توجہ سے دوا مریض کے لئے تیار کی جاسکتی ہے اس کے لئے کسی بڑی احتیاط محنت یا زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہمیں اُمید ہے کہ مائیں بچوں کی تربیت و پرورش میں ہماری ان گذارشات سے فائدہ اٹھائیں گی اور اپنی مخلصانہ دُعاؤں میں اس خاکسار کو یاد رکھیں گی۔

یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو پہلے ایڈیشن کے مقابلہ میں کئی اضافوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

(۱) مثلاً پہلے ایڈیشن میں ماؤں کے لیے دو سو نصیحتیں تھیں اس میں بچاس نصیحتوں کا اور اضافہ ہوا ہے۔

(۲) بچے بچیوں کے پسندیدہ ناموں کی ایک فہرست شامل کی گئی ہے تاکہ والدین اپنی اولاد کے لئے اچھے نام منتخب کرسکیں۔

(۳) بعض اشعار کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

(۴) ان کتابوں کی بھی ایک فہرست دی گئی ہے جو بچوں کے لئے مفید ہیں۔

(۵) عورتوں کے اپنے خانگی چھوٹے سے کتب خانے کے لئے مفید اور آسان کتابوں کو درج کیا گیا ہے جو انشاء اللہ ان کے لئے ایک مربی ایک استاذ اور ایک واعظ کا کام دیں گی۔

(۶) بعض دُعائیں و کلمات جو مکرر تھے ان کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۷) تمام نصائح کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر دیا گیا ہے۔

اس موقع پر میں عزیز القدر مولوی بشیر احمد سلمہٗ خانپوری فلاحی متعلم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے اس دوسرے ایڈیشن کے اضافہ شدہ مسودہ کی تبییض و ترتیب مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران جوارِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر وہاں کی رُوحانی فضاؤں میں فرمائی، اللہ تعالےٰ موصوف کو دنیا و آخرت میں بھرپور اجر عطا فرمائے اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

نیز میں عزیز گرامی مولوی رشید احمد صاحب خانپوری مدرس دار العلوم فلاح دارین ترکیسر کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرانے میں جدوجہد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے آمین۔

ذوالفقار احمد نزد ضلع شیوپوری ایم پی

یکم اپریل ۱۹۸۰ء

اولاد کو خدا کا انعام سمجھئے، اس کی پیدائش پر خوشی منائیے، ایک دوسرے کو مبارک باد دیجئے، خیر و برکت کی دعاؤں کے ساتھ استقبال کیجئے، اور خدا کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے آپ کو اپنے ایک بندہ کی پرورش کی توفیق بخشی، اور یہ موقع فراہم فرمایا کہ آپ اپنے پیچھے اپنے دین و دنیا کا جانشین چھوڑ جائیں۔

اگر اولاد نہ ہو تو خدا سے صالح اولاد کی دعا کیجئے، اولاد کو پاکیزہ تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کے لئے اپنی ساری کوششیں وقف کر دیجئے، اور اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کیجئے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ماں باپ کا اپنی اولاد کو سب سے بہتر عطیہ اچھی تربیت ہے۔"

○

ماؤں کو

بیس[۲۰] مختلف عنوانات کے تحت ڈھائی سو[۲۵۰]

نصیحتیں!

○

ایامِ حمل

(۱)

حمل کے ایام میں صحت کا پورا خیال رکھنا چاہیے، ان ایام کی جسمانی کمزوری بچے کے نشونما پر اثر انداز ہوتی ہے، حمل کے ابتدائی مہینوں میں قبض نہ ہونے دینا چاہیے ورنہ

اسقاط کا خطرہ رہتا ہے، اسی طرح دستوں سے بھی بچنا چاہیئے ورنہ کمزور ہو جانے اور بعض دفعہ ان کے نتیجے میں بھی اسقاط کا امکان پیدا ہو جاتا ہے، ان ایام میں سادہ اور زود ہضم غذا لینا چاہیئے۔

(۲)

ایام حمل میں کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے، اور اپنے معالج کو اپنا حاملہ ہونا بتلا دینا چاہیئے، اس میں شرم نہیں کرنی چاہیئے، جن عورتوں کو پہلا ہی حمل ہوتا ہے وہ مائکے یا سسرال کے رشتہ داروں سے شرم کی وجہ سے اپنی بیماری کو چھپاتی رہتی ہیں جس کے نتیجہ میں بعض دفعہ بڑا نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے۔

(۳)

حاملہ کو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ مکمل بچہ جننے سے اتنی کمزوری لاحق نہیں ہوتی جتنی کہ اسقاط سے، لہٰذا اگر اسقاط ہو جائے تو کافی احتیاط اور علاج کی طرف توجہ دینا چاہیئے ورنہ یہ کمزوری پوری عمر کا روگ بن جائے گی۔

۴

حمل کے ابتدائی ایام میں زیادہ وزنی چیز نہ اٹھانا چاہیے اسی طرح کسی اونچی جگہ سے نہ کودا جائے ورنہ بعض دفعہ اسقاط کا خطرہ پیش آسکتا ہے۔

۵

ایامِ حمل میں کھوپرا، مصری کھاتے رہنے سے قے بھی کم ہوتی ہے، بچّے کی پیدائش میں بھی سہولت رہتی ہے، نیز بچّے کے بدن پر گرمی کے دانے نہیں نکلتے اور بچّہ کا رنگ گورا اور صاف رہتا ہے اور بچہ تندرست پیدا ہوتا ہے۔

۶

ایامِ حمل میں لطیف اور پاکیزہ غذاؤں کو بچّے کے رنگ کے نکھار میں بڑا دخل ہے، البتہ زیادہ مقوی غذائیں میوے وغیرہ کی کثرت اور مکمل آرام سے پیٹ میں بچّے کا وزن غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے ڈلیوری میں دشواری ہو سکتی ہے، اس لئے نہ تو حد سے زیادہ مقوی غذائیں کھائی جائیں اور نہ حد سے زیادہ آرام، معمولی محنت ضرور کرتے رہنا چاہیے۔

(۷)

غریب گھرانے کی محنت کش عورتوں کو ایامِ حمل میں زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں پڑتی مگر شہر کی نازک اندام عورتوں کو ان پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے، ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں کو ان ایام میں مکمل احتیاط کرانا چاہیئے، ورنہ نقصان ہوسکتا ہے۔

(۸)

ایامِ حمل میں وحشتناک تصویروں یا بدشکل بچوں یا جانوروں کو غور سے نہ دیکھنا چاہیئے۔

خوبصورت بچوں کا دیکھنا، پھولوں کا دیکھنا اور خوشبو سونگھنا مفید ہے۔

(۹)

ایامِ حمل میں فحش کتابوں کا پڑھنا، بُرے خیالات، غلط افکار اور بری عادتوں و گناہ کے کاموں سے بچنا چاہیے ورنہ ان برائیوں سے بچے کے متأثر ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔

❖

(۱۰)

ایامِ حمل میں آفات و بلیات سے محفوظ رکھنے والی ماثور دُعاؤں کا ورد رکھنا چاہیے۔ نماز کی پابندی بھی تمام بلاؤں سے حفاظت کی ضامن ہے۔

دُعاؤں میں مثلاً:

(۱) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

(۳) آیت الکرسی پڑھتی رہیں۔

(۱۱)

ولادت کے بعد زچہ کو موسم کی شدت سے بچانے کی تدبیر جاری رکھنا چاہیے، زچہ کی کوئی بھی بدپرہیزی بچہ پر فوری اثر ڈالتی ہے۔

غذا میں بھی زچہ اور مرضعہ کو پورا خیال رکھنا چاہیے ورنہ اس کی غذا کا اثر فوراً بچے پر ہوتا ہے۔

(۱۲)

ولادت کے بعد کے شرعی احکام

①

جب بچہ پیدا ہو تو پہلے اسے غسل وغیرہ دے کر صاف کپڑا بِسْمِ اللہ پڑھ کر پہنا دیں، اس کے بعد اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہلا دی جائے، اگر کوئی مرد یا بچہ اذان کہنے والا نہ ہو تو عورت بھی کہہ سکتی ہے۔

کان میں اذان کہنے سے بچہ کو ام الصبیان کی بیماری (بچوں کی مرگی جسے ہندی میں مسان کہتے ہیں) نہیں ہوتی۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَىٰ وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَىٰ

لَمْ تَضُرُّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ۔ (کتاب ابن السنی)

اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے، اذان و اقامت کے بعد بچہ ماں کو دودھ پلانے کے لئے دیا جائے۔

(۲)

پھر کسی بزرگ سے تحنیک کرا دینا چاہیے، تحنیک یہ ہے کہ کوئی نیک آدمی ایک کھجور یا چھوہارا چبا کر اس کا لعاب اپنی شہادت کی انگلی میں لگا کر بچہ کے منہ میں تالو پر لگا دے، بچہ چٹخارہ لے کر اس کو چاٹ لے گا، اس طرح ایک نیک شخص کا لعاب دہن بچے کے لعاب میں مل جائے گا جو انشاء اللہ بچے کے لیے برکت اور نیکی کا سبب ہوگا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تحنیک خود فرمائی تھی اور خود نام رکھا تھا، اور عقیقہ فرمایا تھا۔

(۳)

پھر سات دن کے اندر اندر بچے کا اچھا نام رکھ دیں نام اچھا رکھیں اس لئے کہ نام کا اثر بچے کے اخلاق و عادات پر پڑتا ہے، لہٰذا بُرا نام رکھنا بچے کے ساتھ دشمنی ہے، نیز اچھا نام رکھنے کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم

نے ہدایت بھی فرمائی ہے، ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے:

"إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ"

کہ نام اچھا رکھا کرو، قیامت میں تم کو تمھارے ناموں سے اور باپوں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ ناموں میں وہ نام پسند کیے گئے ہیں جن میں عبد کا لفظ آئے، مثلاً سب سے اچھا نام عبد اللہ پھر عبد الرحمٰن ہے، مگر ضروری نہیں ہے کہ یہی نام رکھے جائیں، جو نام بھی رکھو وہ اچھا ہو، ایسا نہ ہو کہ جس میں شرک کی بو آتی ہو مثلاً عبد النبی نبی بخش، خواجہ بخش وغیرہ، نیز نام بے معنی بھی نہ ہوں جیسے گھسیٹا، چھٹو، پیتو، مکو، بکو وغیرہ۔

نبیوں، ولیوں کے نام رکھنے میں برکت ہے، اور پھر اس کا خیال بھی رہے کہ ان ناموں کے لیتے وقت بچے کو گالیاں یا کوسے دینے سے پرہیز کیا جائے، ورنہ ان مقدس ناموں کی سوء ادبی لازم آئے گی۔

اگر نام مرکب ہوں تو ان کو مفرد نہ بولیں مثلاً عبد القیوم یا عبد الرحمٰن یا عبد الغفار ہو تو صرف غفار یا قیوم یا رحمٰن کہہ کر پکارنا بہت گناہ کی بات ہے،

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں اگر اس کا خطرہ ہو تو یہ نام نہ رکھے جائیں۔

ایسے نام بھی پسندیدہ نہیں سمجھے گئے ہیں جن میں خیر و برکت یا سعادت کا مفہوم پایا جاتا ہو، مثلاً سعادت، برکت وغیرہ کہ بعض دفعہ یہ معلوم کرنے پر کہ گھر میں برکت ہے یا سعادت ہے؟

جواب میں نہ ہونے کی شکل میں نہیں ہے کہنا پڑتا ہے اور یہ فالِ بد ہے، نیز وہ نام جس میں ترفع اور بڑائی کا پہلو ہو وہ بھی ممنوع ہے جیسے بَرّہ اس لئے کہ "لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ" فرمایا گیا ہے یعنی اپنے آپ کو پاکباز قرار مت دو، اسی لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بَرّہ نام بدلوا دیا تھا جس کے معنی پاکباز کے ہیں۔

آج کل ناموں کو مخفف کر کے انگریزی حرفوں کے ذریعے بولنے کا جو رَواج چلا ہے یہ انتہائی غلط ہے جیسے .M.D. A .S وغیرہ کہ اس میں جہاں معنی محمد داؤد اور سعید احمد بنتے ہیں، وہیں موسن داس اور ستیش اگروال بھی بنتے ہیں اس لئے کم از کم نام کی حد تک تو اسلام کو ظاہر کرنا چاہیئے۔

نام میں پیار، محبت اور لگاؤ ہوتا ہے وہ انگریزی کے

شورٹ کٹ سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ کچھ اچھے ناموں کی فہرست کتاب کے آخر میں شامل ہے اس میں سے پسندیدہ نام رکھے جاسکتے ہیں۔

④

پھر ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے، اس کی برکت سے بچہ بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے، اور بڑا ہو کر ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں یا دو بکرے اور اگر گنجائش نہ ہو تو ایک بکرا بھی کفایت کریگا یا بڑے جانور میں دو یا ایک حصّہ لے لیوے، لڑکی ہو تو ایک بکری یا بکرا یا بڑے جانور میں ایک حصّہ عقیقے والے دن بچے کا سر مونڈ کر اس پر زعفران مل دیں اور ختنہ کرادیں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمّٰى

کہ ہر بچہ اپنے عقیقے میں گروی رہتا ہے لہٰذا ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور اس کے بال مونڈ دیئے جائیں نیز اس کا نام رکھ دیا جائے ختنہ کرانے میں کسی رسم و رواج کی پابندی

نہ کریں۔ ویسے اللہ تعالے کو خوش کرنے کے لئے غرباء کو بھجوا دینا یا دوستوں کو تقسیم کرنا یا کھلا دینا ممنوع نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کے رشتہ داروں یا پڑوسیوں یا محلہ میں لوگ غریب ہوں جو ایسا نہیں کر سکتے تو آپ بھی نہ کریں ورنہ ان کو اپنی حالت پر مایوسی ہو گی۔

زچگی و رضاعت

①

جب بچہ اپنی مٹھی اور انگوٹھا منہ میں دے کر زور زور سے چوسنے لگے تو یہ علامت ہے کہ بچہ ماں سے دودھ پلانے کو کہہ رہا ہے۔

②

ماں زچگی کے زمانہ میں بچے کو ہر وقت ایک ہی کروٹ پر لٹا کر سلانے کے لئے اس کے سر کو تھپکتی رہے ایسا کرنے سے بچے کا سر ایک جانب سے چپٹا ہو جاتا ہے اور اس جانب سے اس کے سر کے بال بھی اڑ جاتے ہیں اور ایک ہی طرف دیکھتے رہنے کی وجہ سے بچہ بھینگا ہو جاتا ہے۔

زچگی میں ماں بچے کو لیٹے لیٹے دودھ نہ پلائے اس سے بعض دفعہ بچے کا کان بہنے لگتا ہے، اسی طرح دوسروں کے سامنے سینہ کھول کر دودھ نہ پلائے کہ یہ بے حیائی بھی ہے اور بعض مرتبہ اس حالت میں بچے کو نظر لگ جاتی ہے۔

بچے کو دودھ پلانے کے زمانے میں مائیں اپنے کپڑے اور بدن صاف رکھیں، خصوصاً پستانوں کو صاف رکھنے کی سخت ضرورت ہے اس لئے کہ بعض بچے بڑے ذی حس ہوتے ہیں، ذرا بدبو ہو تو قے کر دیتے ہیں، ماں سمجھتی ہے کہ نہ جانے کیوں قے ہو رہی ہے حالانکہ وہ خود ماں کے بدن کی بدبو سے قے کر رہا ہوتا ہے۔

(۵)

بچے کو جلدی جلدی دودھ پلا کر اس کے صرف پیٹ بھرنے کی فکر کرنا ٹھیک نہیں، اس کو آہستہ آہستہ کھیل کھیل کر

جس طرح وہ چاہے چوس چوس کر دودھ پینے دینا چاہیئے
جلد بازی کے رویّہ سے اس کے احساسات متأثر ہوتے ہیں
اور اسی رویّہ سے بچّہ غیر ضروری موٹا بھی ہوجاتا ہے۔

(۶)

بچّے کو دودھ پلا کر فوراً نہیں نہلانا چاہیئے۔ نیز والدہ
نہا کر فوراً گیلے بالوں بچّے کو دودھ نہ پلائے اس سے بچّے
کو زکام ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۷)

مائیں زیادہ کوشش اس کی کریں کہ بچّے کو اپنا دودھ
پلائیں، یہی دودھ اس کے لئے سب سے بہتر ہے اور یہی
فطری طریقہ ہے، اِلّا یہ کہ کسی وجہ سے والدہ کا دودھ
مضر ہو تو اوپر کا دودھ پلایا جاسکتا ہے۔ البتہ اپنا دودھ
پلانے کے زمانہ میں ماں کو خود اپنے کھانے پینے میں کافی
احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کی معمولی بد پرہیزی کا دودھ
پیتے بچّے پر فوری اثر پڑتا ہے، اگر ماں سرد چیزیں کھائے
گی تو بچّے کو نزلہ زکام ہوجائے گا، اسی طرح زیادہ گرم
غذاؤں کا اثر بھی بچّے پر پڑتا ہے، جب دودھ پیتا بچہ

بیمار ہو تو بچے سے زیادہ دودھ پلانے والی کو پرہیز کرنا چاہیے۔

(۸)

اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ پلانا دشوار ہو تو بکری کا دودھ بچے کے لیے بہت مفید ہے اس کے بعد گائے کا۔ اگر بھینس کا دودھ پلانا ہو تو اس میں آدھے کے قریب پانی ملا لینا چاہیے، مگر پانی ملا ٹھنڈا دودھ نہ پلائیں پانی ملا کر گرم کر لیں، پھر ٹھنڈا کر کے بالائی نکال کر پلائیں۔

(۹)

اگر اُوپر کا دودھ شیشی میں بھر کر پلایا جاتا ہے تو شیشی کو خوب اچھی طرح دھو لیا کریں ورنہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور بعض مرتبہ بدبُو پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بچہ قے کر دیتا ہے۔

(۱۰)

رات کو سوتے سے اٹھ کر بچے کو دودھ یا پانی پلانا ہو تو پہلے برتن کو روشنی میں دیکھ لینا چاہیے، بعض دفعہ

اس میں کیڑا وغیرہ گر جاتا ہے۔

دو سال کی عمر تک ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی مصنوعی ثقیل غذا نہ دی جائے، ورنہ پیٹ بڑھ جانے اور معدہ خراب ہو جانے کا خطرہ ہے، اگر دودھ پلانا کسی وجہ سے دشوار ہو تو ساگودانہ کی کھیر بنا کر یا دودھ میں ڈبل روٹی گلا کر دی جائے۔

۱۲

دو سال سے زیادہ بچے کو دودھ پلانا ممنوع ہے اس لئے چند ماہ پہلے سے دودھ چھڑانے کی مشق کرانی چاہیئے، پستان پر امرت دھارا لگانے سے بچہ جلد دودھ چھوڑنے لگتا ہے۔

۱۳

بچوں کے کھانے پینے کا خیال رکھنا چاہیئے، اگر وہ بھوکے رہیں گے تو ہر چیز منہ میں ڈال لیں گے جس سے نقصان ہوگا۔

(۱۴)

دانت نکلتے وقت بچے کو کافی دست آتے ہیں ہاضمہ
بگڑ جاتا ہے اور بچہ کمزور ہوجاتا ہے، اس موقع پر یونانی
یا ڈاکٹری وہ دوائیں جو دانت نکلنے میں آسانی پیدا
کرتی ہیں دینا چاہیے اور معدے کا پورا خیال رکھنا چاہیے
دانتوں کے نکلنے کے زمانہ میں بچے کا جی کاٹنے کو چاہتا
ہے، دانت نکلنے کے لئے اس کے مسوڑے کلبلاتے ہیں اس
لئے اس زمانہ میں بچے کے ہاتھ میں نرم ربڑ کا منھیا وغیرہ
دیئے رکھنا چاہیے تاکہ وہ اس کو کاٹتا رہے اس سے دانتوں
کے نکلنے میں آسانی ہوجاتی ہے، لکڑی یا کسی سخت چیز کو
نہ کاٹنے دیں ورنہ اس سے نکلنے والے دانتوں کی نوکیں ٹوٹ
جاتی ہیں۔

بول و براز و صفائی

(۱)

جب دو سال یا اس سے کچھ بڑا بچہ بلا کہے اور جس جگہ چاہے اجابت یا پیشاب کرے تو اس کو وہ اجابت اور پیشاب بتلا بتلا کر تھوڑی تنبیہ اور ہلکی مار مارنا چاہیے کہ اس جگہ کیوں کیا، اور کرنے سے پہلے کہا کیوں نہیں، نیز اندازہ کرکے وقفے وقفے سے دن میں بھی اور رات میں بھی اس سے پوچھنا چاہیے کہ چھی تو نہیں آئی۔ اس سے وہ سمجھ جائے گا کہ جب مجھے پیشاب یا اجابت آئے تو مجھے کچھ اشارے سے کہنا چاہیے ورنہ پٹائی ہوگی، اس طرح جب بلا کہے اور نامناسب جگہ اجابت کرنے پر تنبیہ ہوگی تو پھر کچھ دنوں میں وہ متعینہ جگہ ہی پر کرنے لگے گا ویسے فطری طور پر بچہ

ابتدا ہی سے پیشاب پاخانے کے لگنے کے وقت اپنی ہیئت اور حرکات سے کچھ محسوس اشارات کرتا ہے اب یہ اس کی والدہ کی ہوشیاری ہے کہ وہ ان اشارات وعلامات کو سمجھنے کی کوشش کرے ، اور ان کے ظاہر ہوتے ہی اس کو استنجے کے لیے بٹھا دے۔

۲

بعض ماں باپ بچے کو بول و براز نامناسب جگہ کرنے پر اتنا ڈانٹتے یا مارتے ہیں کہ بچہ بعض دفعہ حاجت کے باوجود ڈر کی وجہ سے نہیں کرتا ، روکے رہتا ہے اس سے بیماری کا خطرہ رہتا ہے اس لئے نامناسب جگہ کرنے پر تنبیہ تو کرنی ہی چاہیئے مگر اتنی نہیں کہ ہنگامی حالت میں بھی ایسا نہ کرسکے۔

۳

گھر میں جب بچہ نجاست کردے تو والدہ کو سب کام چھوڑ کر فوراً اس کو صاف کرنا چاہیئے ، اگر کسی وجہ سے بروقت صفائی ممکن نہ ہو تو نجاست پر مٹی یا راکھ ڈال دینا چاہیئے تاکہ مکھیاں نہ بیٹھیں ، ورنہ وہی مکھیاں

پھر کھانے پر بیٹھتی ہیں، بعض مائیں اس سلسلے میں کوتاہی کا شکار ہوتی ہیں، آج کل بچوں کے استنجے کے لیے پلاسٹک کے ٹب بکنے لگے ہیں جس میں بچہ آسانی سے بیٹھ کر استنجا کرسکتا ہے، نجاست اس میں اس طرح رہتی ہے کہ نظر نہیں آتی اور اس کو آسانی سے دھویا جاسکتا ہے، گھروں میں مائیں اس کو استعمال کریں تو بہتر ہے۔

④

بعض چھوٹے بچے کبھی کبھی براز کردیتے ہیں اور ماں سے نہیں کہتے، بلا دھلائے پھرتے رہتے ہیں اسی حالت میں کوئی ان کو گود میں لے لیتا ہے، یا وہ اسی حالت میں کھانے بیٹھ جاتے ہیں یا سو جاتے ہیں، بچوں کو اس کی عادت ڈالنا چاہیے کہ وہ اجابت کے بعد والدہ کو بتائیں تاکہ وہ استنجا کرا سکے۔

⑤

کھانا کھاتے وقت پیشاب پاخانہ کریں تو ان کو مناسب تنبیہ کرنا چاہیے، مگر تنبیہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت نہ کریں ورنہ وہ ڈر کی وجہ سے روک لیں گے۔

اس سے بیماری کا خطرہ ہے۔

(۶)

ماں بچے کو قبلہ رُخ یا قبلہ پشت بٹھا کر اجابت یا استنجا نہ کرائے۔

(۷)

پیشاب یا خانے کے وقت بچوں کو بات چیت نہ کرنے دو، اسی طرح بچوں کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے بھی روکو۔

(۸)

بچوں کے گدے تکیے چادریں صاف رکھنا چاہیے اور کئی کئی رکھنا چاہیے تاکہ ان کو بار بار بدلا جا سکے یا ان پر غلاف چڑھا لینا چاہیے تاکہ اس کو بدلا اور دھویا جا سکے، رات میں جو کپڑے پیشاب میں تر ہو جاتے ہیں ان کو دھو کر ایسی جگہ سوکھنے ڈالنا چاہیے جو کھانا پکانے یا کھانے یا مہمان کے بیٹھنے کی جگہ نہ ہو۔

٭

جب گھر میں چھوٹا بچہ ہو تو اس کے کپڑے جہاں دُھلتے ہوں یا جہاں وہ نجاست کرتا ہو، اس جگہ فنائل ڈالتے رہنا چاہیئے، ورنہ گھر میں بدبُو پھیلتی ہے۔

پیار، پرورش، پرہیز

①

ماں کو دن میں کئی بار بچّے کے ساتھ کھیلنا چاہیئے مثلاً اس کو خوب پیار کرنا اس کا نام لے کر پکارنا، اس کو لے کر ٹہلنا اور اس کو ہنسانا، اٹھانا، بٹھانا چاہیئے اس سے ورزش ہو جاتی ہے اور بچّہ خوش و خرم رہتا ہے، اس طرح اس کو ماں کا پیار ملتا ہے جو اس کے لئے غذا کا کام دیتا ہے۔

②

بچّے کو پیدائش کے ابتدائی سالوں میں ماں باپ کا بھرپور پیار نگرانی اور ماں باپ کا قرب ملنا چاہیئے ورنہ یہ خلا اس کی ساری زندگی کو متأثر کرے گا۔

(۳)

البتہ بچے کو کچھ وقت دوسروں کی گود میں بھی دینا چاہیے تاکہ بالکل ماں ہی کی گود کے عادی نہ بن جائیں ورنہ والدہ کی شدید بیماری یا کسی ہنگامی علیحدگی کی صورت میں ان کو تکلیف ہوگی۔

(۴)

بچہ جب گھٹنوں کے بل چلنے لگے تو پھر اس کو پیر چلنا سکھانے کے لیے لکڑی یا اسٹیل کی ۳ ویل والی گاڑی دے کر اس کے سہارے کھڑے ہو کر چلنا سکھانا چاہیے اس سے بچے جلد پیر چلنا سیکھ جاتے ہیں۔

(۵)

مغرب کے قریب سے اندھیرا پھیلنے تک بچے کو گھر سے باہر نہ جانے دیں، یہ وقت جنات کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے وہ بچے کے ساتھ بسا اوقات گھروں میں آجاتے ہیں اور نقصان کا باعث بن جاتے ہیں۔

❁

(۶)

بچے کو سلانے اور رونے سے بچانے کے لئے عورتوں میں بچے کو افیم کھلانے کی جو عادت ہوتی ہے وہ بُری ہے یہ ایک گناہ کی بات ہے نیز اس سے بچے کو آئندہ چل کر نقصان ہوتا ہے، اس کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

(۷)

بچہ کو ہوّا، بندر، کتّا، بابا وغیرہ کے الفاظ سے ڈرایا نہ کریں، اس سے بچہ بزدل اور ڈرپوک ہو جاتا ہے اس کو بہلانے کے لئے اچھے اور سچے کلمات بولنا چاہیے رونے سے ڈرنا نہیں چاہیئے اگر رونا درد و تکلیف کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج کرانا چاہیئے، اور اگر بلا وجہ ہے تو اس سے بچے کی ورزش ہو جاتی ہے تھوڑا رو لینے دینا چاہیئے۔

(۸)

بچہ ہر چیز کو ہاتھ میں لیتے ہی منھ میں رکھنے کی کوشش

کرتا ہے اس لئے اس کے ہاتھ میں جو چیز ایسی ہو
کہ اس کا منھ میں رکھنا یا نگل جانا مضر ہے تو فوراً
چھین لینا چاہیئے۔

(۹)

بچے کو چاندی سونے کا زیور نہیں پہنانا چاہیئے،
اس سے اس کے اعضاء کے نشوونما میں بھی دقت
ہوتی ہے اور کسی کے چرا لینے کا بھی خطرہ رہتا ہے.
نیز بچے کے کپڑے میں پن یا سوئی نہیں لگانا چاہیئے۔

(۱۰)

بعض بچے موزے یا جوتے پہنے سو جاتے ہیں،
انھیں اُتار دینا چاہیئے۔

(۱۱)

بچوں کے ناخن بڑھ جائیں تو فوراً کاٹ دینا
چاہیئے ورنہ میل بھرتا رہتا ہے اور زیادہ بڑے
ہو جائیں تو بدن پر کبھی کھرونچ لگنے کا خطرہ
رہتا ہے۔

(۱۲)

بچے کو روز نہلائیں، یہ عادت شروع سے ہونی چاہیے ورنہ پھر بچہ پانی سے ڈرتا ہے اور نہلانے سے اس کو بخار آنے کا خطرہ رہتا ہے، نہلانے کے لئے نیم گرم صاف ستھرا پانی استعمال کرنا چاہیے۔

(۱۳)

ماؤں کو چاہیے کہ بچے کی پرورش کے زمانے میں بچے کو بھی صاف ستھرا رکھیں، اور خود بھی صاف ستھری بن سنور کر رہیں تاکہ اس کا اثر بچے پر بھی اچھا پڑے اور شوہر بھی خوش رہ سکے۔

بچے کا بدن اور کپڑے صاف ستھرے رکھنے کی شکل یہ ہے کہ اس کو روزانہ اور گرمی کے موسم میں دن میں دو دفعہ نہلانا چاہیے اور نہلانے کے بعد تولیہ سے اچھی طرح بدن صاف کرنا چاہیے۔ بچے کے لئے کئی جوڑے کپڑے تیار رکھنا چاہیے، کپڑے اس طرح سلے ہونے چاہیے جن میں نہ تو موٹی موٹی سلوٹوں والی سلائی ہو اور نہ چبھنے والے بٹن ہوں اور نہ ان میں گوٹا

وغیرہ لگا ہوا ہو جو بدن میں چبھتا ہے، نیز گلا اور آستین تنگ نہ ہونی چاہیئے، کپڑے دن میں کم سے کم ۲ بار ضرور بدلیں۔ اگر زیادہ کپڑے میسّر نہ ہوں تو انھیں کو دھولیا کریں نہلا کر بچّے کی آنکھوں میں کاجل ضرور لگائیں اور سر پر تھوڑا تیل مَل دیا کریں۔

بچّے کی تربیت میں رات دن اتنا مستغرق بھی نہ ہونا چاہیئے کہ شوہر کے حقوق اور اس کی خدمت سے بالکل صرفِ نظر کرلی جائے اس سے ازدواجی زندگی خراب ہونے کا ڈر رہتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ گھر میں کوئی بڑی بوڑھی ضرور ہو تاکہ کچھ وقت بچہ اس کے پاس رہ سکے اور بچّے کی پرورش میں اس سے مدد لی جاسکے۔

بچّوں کے سَر پر بال بڑے بڑے نہ رکھنا چاہیئے زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ سَر کے بال مُنڈوا دیئے جائیں اس سے میل کچیل صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر مُنڈوانے

میں حرج ہو یا اچھے نہ لگتے ہوں تو قینچی سے پورے سر کے بال چھوٹے چھوٹے کرا دیئے جائیں اور سارے کے سارے بال برابر رکھے جائیں کچھ بڑے کچھ چھوٹے نہ رکھیں کہ یہ شرعاً ممنوع ہے۔

(۱۶)

کچھ لوگ بچوں کے سر پر خواجہ کے نام کی چوٹی یا بال چھوڑ دیتے ہیں کہ اجمیر شریف جاکر کٹائیں گے، یہ شرعاً ممنوع ہے۔

(۱۷)

بچے کی آنکھوں میں کاجل یا سرمہ ضرور لگاتے رہیں اور کبھی کبھی پورے بدن پر تیل کی مالش کرکے اس کو بعد میں نہلا دینا چاہیئے

(۱۸)

بچے کے لئے پالنا یا جھولا بھی استعمال کرنا چاہیئے اس میں بچے کو جلد نیند آجاتی ہے اور اس کی حرکت کو برداشت کرتے کرتے اس کے دل سے خوف نکل جاتا

ہے نیز ماں کچھ وقت تک اس میں سلاکر گود میں رکھنے
کی زحمت سے بچ جاتی ہے۔

(۱۹)

بچے کو قبلے کی طرف پیر کرکے نہ لٹائیں۔

(۲۰)

سردی کے موسم میں اگر بچے کو دھوپ میں لٹائیں
تو سورج کی طرف اس کا منھ نہ کریں اس سے اس
کی آنکھ کی روشنی کو نقصان ہوتا ہے۔

(۲۱)

بچوں کو اکثر نیند میں مچھر، کھٹمل، یا پسّو کے
کاٹنے کا احساس نہیں ہوتا نہ وہ نیند سے بیدار ہوتے
ہیں اس لئے والدہ کو چاہیئے کہ وہ ان کی چارپائی اور
لحاف گدے میں کھٹمل وغیرہ کو دیکھتی رہے اور دوا
ڈال کر ختم کرے، اسی طرح مچھر سے بچانے کی تدبیر
کرے ورنہ تو بچے کو ان چیزوں کے کاٹنے سے جو بیماری
ہوتی ہے اس کے لاحق ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔

بچے کو رات میں سونے سے پہلے پیشاب کرا کر سُلاؤ، ورنہ بستر پر پیشاب کرے گا۔ اگر سوتے میں پیشاب کی شکایت بڑھ گئی ہو تو ریوڑی کھلانا مفید ہے۔

(۴۳)

سردی کی راتوں میں بچے عموماً لحاف یا چادر بدن سے گرا دیتے ہیں اور سردی میں کھلے لیٹے رہتے ہیں، ماں کو بار بار اُٹھ کر لحاف اڑھا دینا چاہیئے اس کا بڑا ثواب ہے اور بچے بھی سردی لگنے سے بچ جائیں گے، ورنہ سردی سے بیمار ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

٥

تربیت و تحفظ

(١)

جب بچہ بولنے کے قابل ہو تو سب سے پہلے اللہ اس کے منھ سے کہلانے کی کوشش کریں۔

(٢)

جب بچہ بولنا سیکھنے لگے تو اس کو ننگا نہ رکھیں اس کا ستر ڈھانکے رکھیں، بعض عورتیں پانچ سال تک کے بچوں کو ننگا پھراتی ہیں یہ اچھا نہیں۔

(٣)

سو کر اٹھ کر بچے عام طور سے روتے ہیں اس عادت

کو چھڑانا چاہیئے۔

(۴)

سوکر اٹھنے کے بعد پہلے بچوں کو استنجا کرانا اور منہ ہاتھ دُھلانا چاہیئے۔

(۵)

بچوں کو ہاتھوں پر اُچھالنا یا کسی بلند جگہ لٹکانا ٹھیک نہیں، بعض مرتبہ گرجانے اور ہاتھ پیر کے ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۶)

جن کے مکان لبِ سڑک ہوں اُن کو بچوں کو سڑک پر دَوڑنے و کھیلنے سے روکنا چاہیئے، بلکہ کھیلنے کے لئے کسی باغیچہ میں بھیجنا چاہیئے جو عموماً شہروں میں بنے رہتے ہیں مگر کسی کی نگرانی میں، ورنہ بچّے اکیلے جانے کی شکل میں کھو جاتے ہیں۔

( )

بچوں کی اناؤں اور ماماؤں کا صاف ستھرا رہنا اور اچھے اخلاق والا ہونا بھی بچے کی تربیت پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

(۸)

بعض لوگ بچوں کو ہاتھ اٹھا کر سلام کراتے ہیں اس کے بجائے زبان سے زور سے بول کر سلام کی عادت ڈالنی چاہیئے، السلام علیکم سکھلانا چاہیئے ہاتھ سے سلام عیسائیوں کا طرز ہے۔

(۹)

بعض لوگ چھوٹے بچوں کو گود میں لے کر کہتے ہیں کہ فلاں کو مارو، ماں باپ کو، باپ ماں کو مارنے کو کہتا ہے اس سے بچوں کے دل سے بڑوں کی عظمت نکل جاتی ہے۔

(۱۰)

اگر کوئی بڑا مارے تو الٹ کر بچہ بھی مار دے

ایسا کرنے پر تنبیہ کرو۔

(۱۱)

گیارہویں شریف کو منبل پہنانا اور محرم میں فقیر بنانا یا سیلی پہنانا؛ بڑے پیر صاحب کے آستانے پر چراغ چڑھانے لے جانا، یہ سب غیر شرعی کام ہیں بلکہ بدعت اور شرک ہیں۔

اللہ پر کامل بھروسہ رکھو، اللہ ہی بچے بڑے سب کو شفاء اور راحت دینے والا ہے، بس اسلامی طور پر عقیقہ کر دینا چاہیئے اس سے بچے کی بلائیں دفع ہو جاتی ہیں اور بچہ فرماں بردار بنتا ہے۔

(۱۲)

ذرا ذرا سی بات میں آسیب، بدنظر وغیرہ کا وہم کر کے جاہل عورتوں و عاملین سے ٹونے ٹوٹکے کرانے میں نہ لگنا چاہیئے البتہ چاروں قُلْ اور سُورہ فاتحہ دَم کرنے یا کرانے میں حرج نہیں ہے اس سے بچہ خارجی اثرات اور نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر ہو تے تھے تو اپنی ہتھیلی میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور مُعَوَّذَتَیْن پڑھ کر پھونک لیا کرتے تھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے اور بدن پر پھیر لیتے تھے۔

(۱۳)

بچے کے گلے میں تعویذات کی تھیلیاں بنا بنا کر نہیں لٹکانا چاہیئے اس سے اس کا گلا بھی چھلنی جاتا ہے، کبھی کبھی اس کا دھاگا اور کپڑا اتنا میلا ہو جاتا ہے کہ دیکھا بھی نہیں جاتا، سب سے اچھی چیز دُعاؤں کا دَم کرنا یا دم کرا دینا ہے، گلے میں تعویذ لٹکانا ضروری نہیں۔

(۱۴)

نظر لگنا حق ہے، نظر ہر اچھی چیز کو لگ جاتی ہے چاہے بچہ ہو، چاہے بڑا، چاہے حیوانات ہوں یا نباتات نبیؐ کو جیسے کسی دوسرے شخص کی

نظر لگ سکتی ہے اسی طرح ماں باپ کی بھی نظر لگ جاتی ہے، اس سے بچنے کی شکل یہ ہے کہ جب بھی اچھی چیز پر نظر پڑے تو فوراً ما شاء اللہ کہہ لینا چاہیئے پھر نظر نہیں لگتی اور اگر نظر لگ گئی ہو اور جس کی لگی ہے اس کا علم ہو جائے تو اس کے وضو کا غسالہ نظر لگے ہوئے کے بدن پر چھڑک دینا چاہیئے۔

صحیح حدیث میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے تعویذ پڑھ دیا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حسنؓ و حسینؓ کو یہ تعویذ پڑھ دیتے تھے:

اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

پھر فرماتے تھے کہ اسی طرح میرے باپ ابراہیم

علیہ السلام اسمٰعیل و اسحٰق کو تعویذ پڑھ دیتے تھے۔

○

چھوٹے بچوں کیساتھ سفر

①

جب بچے کے ساتھ سفر ہو تو بچے کو پیشاب پاخانہ پہلے سے کرالیں تاکہ ریل موٹر میں نہ کرے۔

②

سفر میں کچھ زائد کپڑے ساتھ لیں تاکہ پیشاب پاخانے کے وقت کام آسکیں، چند پلاسٹک کی تھیلیاں بھی ساتھ لے لیں تاکہ اگر قئے کریں تو ان میں کرالی جائے۔

③

سفر میں زیادہ نہ کھلائیں۔

(۴)

سفر میں اجنبی آدمی کی دی ہوئی چیز بچے کو نہ کھلائیں

(۵)

بس میں باہر سر یا ہاتھ نہ کرنے دیں، موٹر یا ریل کے دروازہ پر بچے کو لے کر نہ بیٹھیں یا وہاں نہ جانے دیں اس سے گرنے کا خطرہ یا کواڑ میں انگلی وغیرہ دبنے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۶)

سیٹ پر بٹھا کر کہیں نہ جائیں بچہ گر سکتا ہے یا کہیں جا سکتا ہے۔

آداب و اخلاق

(۱)

بچے کے ہاتھ میں جو روٹی یا بسکٹ کا ٹکڑا دے دیا جاتا ہے اس کو وہ کتر کتر کر کھاتا ہے، زمین پر گرتا ہے تو نیچے گرے ریزوں کو اٹھا لینا چاہیئے ورنہ اس سے رزق کی بے حرمتی ہوتی ہے اور بچے کو بھی آہستہ آہستہ یہ سکھانا چاہیئے کہ یہ رزق ہے اس کو نہ پھینکو۔

(۲)

کھاتے وقت بچوں کی ناک نہ بہنی چاہیئے، ناک پہلے سے صاف کر دینی چاہیئے۔ زیادہ بہتی ہو تو ان کی جیب میں رومال رکھنا چاہیئے، اور ان کو ناک

صاف کرنا سکھانا چاہیے۔

(۳)

چبا کر کھائیں، کھاتے ہوئے ہاتھ منھ نہ سانیں اور کپڑے یا بدن سے نہ پوچھیں، چپ چپ کی آواز نہ نکالیں۔

(۴)

زیادہ میٹھی چیزیں نہ کھلایا کریں، اس سے پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

(۵)

بچوں کو یہ ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ میٹھی چیز مثلاً سویٹ وغیرہ کھا کر کلی کر لیا کریں ورنہ دانت میں کیڑا لگ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۶)

بچوں کو کھانے کے بعد اپنا منھ اور دانتوں کو اچھی طرح صاف کرنے کی تاکید کرنا چاہیے، خصوصاً

رات کے کھانے کے بعد اس کا زیادہ لحاظ رکھنا چاہیے۔

(۷)

کھاتے وقت کھانے کی ایک چیز ایک ہاتھ میں دوسری چیز دوسرے ہاتھ میں اٹھانے سے روکنا چاہیے۔

(۸)

بعض بچے بڑے بڑے لقمے بنا کر منہ میں رکھتے ہیں جس سے دونوں گال پھول جاتے ہیں یہ بے صبری کی علامت ہے اس سے بھی روکنا چاہیے۔

(۹)

بعض بچے مٹی کھانے لگتے ہیں انھیں اس سے روکنا چاہیے۔

(۱۰)

کھڑے کھڑے چلتے پھرتے کھانے سے روکنا چاہیے۔

سُنکر اپنے گھر آکر بیان کرتی ہیں، اس سے
چغل خوری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور بھولے
پن میں اپنے گھر کی بھی راز کی بات وہ دوسروں
کے گھر کہہ بیٹھتی ہیں، ماں اس پر خصوصیت سے
نظر رکھے اور بچی کو اس حرکت سے روکتی رہے۔

(۱۹)

بات بات پر روٹھنا، لڑنا، ضد کرنا، اپنے
کو سب سے اچھا سمجھنا، اپنی بات کی ترجیح اور
اچھی اچھی چیز کی فرمائش، ان عادتوں سے
لڑکیوں کو روکنے کی سخت ضرورت ہے ورنہ
یہ عادتیں سسرال میں ان کو بدنام کرائیں گی۔

برتاؤ

①

بچوں پر حد سے زیادہ لاڈ دپیار اُن کو سر پر چڑھا دے، یہ مناسب نہیں ہے ورنہ بعد میں ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے

②

ماں باپ بچوں کے ساتھ اتنا رعب وداب اور یبوست کا بھی مظاہرہ نہ کریں کہ بچے کبھی بات ہی نہ کر سکیں نہ ہنس بول سکیں، ہر وقت ڈرے سہمے ہوئے اور خائف ہوں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے اس سے بچوں کا حوصلہ پست ہو جاتا

(۱۹)

بچے کو ضدی بننے سے بچانے کی پوری کوشش کرو۔

(۲۰)

اگر کسی کے بچے کی موجودگی میں اپنے بچہ کو کچھ دینا ہو تو دوسرے کے بچے کو بھی ضرور دو ہو سکے تو ہاتھ سے کھلاؤ۔

(۲۱)

بچہ جب کوئی چیز مانگے تو اگر اس کے لئے وہ مفید ہو تو فوراً دے دو، مضر ہو تو بہلا کر روک دو، خواہ مخواہ دینے کے لئے رونے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں، اس سے وہ ہر چیز کو رو کر مانگنے کا عادی بن جاتا ہے یہ عادت بری ہے اور خصوصاً مہمان کے سامنے شرمندگی کا باعث ہوتی ہے۔

(۲۲)

بچوں میں ایک عادت روٹھنے کی بھی پڑ جاتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں ماں باپ یا بھائی بہن سے روٹھ جاتے ہیں، بولنا چھوڑ دیتے ہیں، بعضے کھانا بھی چھوڑ دیتے ہیں بعضے گھر کے کسی کونے یا چارپائی پر گم سم لیٹ جاتے ہیں، منائے نہیں مانتے

ان کی خوشامد ہو رہی ہے مگر ان کا موڈ ہی درست نہیں ہوتا، مربی کے لئے یہ بات بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے، اس عادت کو چھڑانے کی پوری کوشش کرنا چاہئے۔

روٹھنے سے مسئلہ حل ہو جانے پر بچہ ہر بات میں اس کی عادت بنالیتا ہے، اس لئے ماں باپ کو چاہئے کہ وہ روٹھ کر جس مطالبہ کو بچہ منوانا چاہے اس کو قطعاً نہ مانا جائے اور گھر کے دوسرے لوگ بھی روٹھنے والے کے ساتھ ہمدردی نہ برتیں نہ اس کے مطالبہ کی تائید کریں، اس ترکیب سے بچہ کچھ دن میں روٹھنا چھوڑ دے گا، یہ عادت بڑتی بھی ماں باپ کی ڈھیل سے ہے، ماں باپ پہلے سے اس عادت پر نظر رکھیں اور اس طریقے سے مطالبہ منوانے کے رجحان کو ختم کریں اس کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ ماں خود اپنے مطالبات کے لئے شوہر کے سامنے یہ رویہ اختیار نہ کرے۔

صبر و تحمل

(۱)

بعض بچے ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں کسی بیچنے والے کی آواز سنی فوراً ماں باپ سے پیسے کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے ہی رہتے ہیں، ایسے بچے چٹورے بن جاتے ہیں، ان کا معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے، شہری بچوں میں یہ عادت زیادہ ہوتی ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کرنا چاہیئے جس کی بہتر شکل یہ ہے کہ اصلی گھی یا اصلی تیل کی دیر تک نہ بگڑنے والی چیزیں گھر میں بنا کر رکھیں اور وقتاً فوقتاً بچوں کو کھانے کے لئے دیتے رہیں۔

(۲)

بچوں کو کسی چیز کے خریدتے وقت (پھل وغیرہ) دوکان دار کے تولنے سے پہلے اٹھا اٹھا کر ہاتھ میں لینے سے روکنا چاہیے۔

(۳)

اگر کوئی اجنبی آدمی پیسے یا کھانے کی کوئی چیز دے تو بچے کو یہ سکھاؤ کہ وہ فوراً نہ لے، پہلے اپنے ماں باپ سے پوچھ لے، وہ اجازت دیں تب لے۔

(۴)

دوسروں کے گھر کھانے ناشتے کے وقت جانے سے روکنا چاہیے۔ اپنے گھر بھی ناشتے سے پہلے کلمے اور دعائیں پڑھائیں پھر ناشتہ دیں تاکہ بڑے ہو کر پہلے قرآن پڑھا کریں پھر ناشتہ کیا کریں

❁

۵

بعض دفعہ بچے دوسرے کے گھر جاکر دودھ، کھانے کی اچھی چیز یا اچھی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں یا جلد چلنے کو کہتے ہیں یا وہاں کی بُرائی اور اپنے گھر کی اچھائی بیان کرتے یا میزبان کے بچوں سے لڑتے ہیں یہ سب بُری باتیں ہیں، ان کو ختم کرانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

۶

بچوں کی عمر کے لحاظ سے ان کو کھانا دیں، زیادہ کھانا ان کے سامنے نہ رکھیں، ان کو اپنی غذا کا اندازہ نہیں ہوتا، زیادہ خوری سے جگر خراب ہو جاتا ہے۔

۷

بچوں کو رات کے کھانے میں مچھلی نہ دیں، کبھی وہ کانٹا کھا جاتے ہیں، اگر کھلانا ہے تو ماں کو چاہیے خود بیٹھ کر کانٹا دیکھ کر کھلائے بلکہ دن میں بھی

اپنی نگرانی میں کھلائیں، اگر اتفاق سے کانٹا حلق میں چلا جائے تو روٹی کا بڑا لقمہ معمولی طور پر چبا کر نگل جانے کو کہیں، اس سے کانٹا عموماً حلق سے نیچے اُتر جاتا ہے۔

(۸)

بعض بچوں کو اس کی عادت ہو جاتی ہے کہ اگر ان کے ذریعہ کھانے پینے کی کوئی چیز کسی دوسرے کے گھر پہونچائی جائے تو وہ راستے میں اس میں سے کھا لیتے ہیں، اس پر تنبیہ ہونا چاہیے گھر میں بھی بچے کوئی چیز چھپا کر یا چرا کر نہ کھائیں، ان کو اس کی عادت ڈالنا چاہیے کہ جو کھانا ہے ماں یا بہن وغیرہ سے لے کر کھائیں۔

(۹)

رمضان میں بچے روزہ افطار کے لئے مسجد میں لائے جاتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اس کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی، شور، اور مسجد کا فرش خراب ہوتا ہے، ویسے بھی داخلِ مسجد کھانا مکروہ ہے۔

بعض جگہ افطاری کی چیز مسجد کے باہر بچوں کو بانٹ دی جاتی ہے جس کے لئے بچے کئی گھنٹے پہلے بھکاریوں کی طرح مسجد کے باہر کٹورے پلیٹ لئے کھڑے رہتے ہیں اس طرح ان کو بھیک مانگنے کی عادت پڑتی ہے ایسا نہیں کرنا چاہیئے ، بچوں میں خودداری ، بلند حوصلگی کے جذبات پیدا کرنا چاہیئے۔

(۱)

بچے کو کھانے پینے کا طعنہ دینا کہ کھاتا تو ۲ من ہے، پڑھتا نہیں ہے، ایسے طعن نہ کرنا چاہیے ایسے ہی یہ کہنا کہ کھانا جب ملے گا جب پڑھو گے اس سے بچے کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے وہ ضدی ہو جاتا ہے اس کو پڑھنے پر انعام دینے کا وعدہ کرنا چاہیے نہ دینے کی دھمکی بعض بچوں میں بغاوت پیدا کر دیتی ہے۔

(۲)

بچے کو مجمع میں یا بازار میں مارنا یا برا بھلا کہنا بہت برا ہے اس سے اس کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے

وہ ضدی ہو جاتا ہے، یا پھر بڑے ہونے کا انتظار
کرتا ہے تاکہ ڈٹ کر مخالفت کرے اور خاندان
کو بٹا لگائے یہ سب غیر معمولی شدت اور سختی کے
نتائج ہوتے ہیں۔

(۳)

اپنے بچے کو کسی کے سامنے کچھ مت کہو اس
سے اس کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچتی ہے بچپن
میں تو وہ سن لے گا مگر بڑا ہو کر پھر وہ خود ماں
باپ کو کرارا جواب دینے لگتا ہے۔

(۴)

بچے کو یہ بات بری لگتی ہے کہ کوئی شخص اس
کے ماں باپ سے اس کی شکایت کرے، اس لئے
اگر کوئی بات قابلِ شکایت ہو تو ماں باپ سے اس
طرح کہیں کہ بچے کو یہ علم نہ ہو سکے کہ کس نے شکایت
کی ہے۔

بچے کو بار بار یہ کہنا کہ تم جھوٹے ہو اس کو اور جھوٹا بنا دیتا ہے اس لئے یہ نہ کہنا چاہیئے۔

(۶)

ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا چاہیئے، خواہ مخواہ کی مار دھاڑ ڈانٹ ڈپٹ اور سختی بعض مرتبہ بچے کو ضدی بنا دیتی ہے۔

(۷)

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بچہ عزتِ نفس رکھتا ہے بعض بڑے بوڑھے یا رشتہ دار یا ماں باپ بچے کو سب کے سامنے جو یہ کہنے کے عادی ہوجاتے ہیں کہ یہ بچہ بڑا اودھمی ہے یا بڑا خراب ہے یا بڑا شریر ہے یا یہ کہ اس کی تو بات جانے دو وغیرہ کلمات، اس سے تو بچے میں ضد پیدا ہوجاتی ہے اور غصہ پیدا ہوجاتا ہے وہ ظاہر میں تو کچھ نہیں کہتا مگر دل میں اس بڑے سے نفرت کرنے لگتا ہے اس لئے اس کی شرارتوں پر تنہائی میں تنبیہ کر دینا چاہیئے مہمان، اجنبی، یا رشتے دار یا اس

کے دوستوں کے سامنے تنبیہ نہ کرنا چاہیئے۔

(۸)

بچے کو پہلے اعتماد میں لینا چاہیئے اس کے بعد وہ اپنی غلطی کا خود اعتراف کرے گا، اس کے بعد مناسب تنبیہ کی جا سکتی ہے۔

تہذیب و اصلاح

(۱)

۲-۳ سال کی عمر کے بچوں کو مسجد نہیں لے جانا چاہیے اس عمر کے بچے مسجد میں نجاست کر دیتے ہیں یا زور سے روتے ہیں، یا ہنستے بولتے ہیں، جس سے لوگوں کی نماز یا ذکر و اذکار میں خلل واقع ہوتا ہے، اسی طرح عید وغیرہ کے موقع پر بھی اس عمر کے بچوں کو عید گاہ نہ لے جانا چاہیے۔

(۲)

بعض بچے دوسرے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر پین یا پیسے نکالتے یا چشمہ وغیرہ کھینچتے ہیں یا پیچھے

مانگتے ہیں، یا مہمان کے بیگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں یہ سب
عادت بُری ہے اس سے روکنا چاہیے

(۳)

چھُری چاقو بچے کو کھُلا ہوا مت دو اس سے
ہاتھ کاٹ لینے کا خطرہ ہے، نیز چاقو چھُری سے اس
کی طرف اشارہ کرکے یا اس کے بدن پر چلاکر مذاق
نہ کرو، اس لئے کہ بچے میں نقل کی عادت ہوتی ہے
وہ کسی دوسرے بچے سے ایسا کرے گا اور خطرہ ہے
کہ وہ اس کو کاٹ نہ دے۔

(۴)

بچہ نقل کرنے کا عادی ہوتا ہے اس لئے اس
کے سامنے کوئی ایسی بات یا فعل یا ہیئت نہیں بنانی
چاہیئے جس کی وہ نقل کرنے لگے۔

(۵)

ماں باپ کو چھوٹے بچوں کے سامنے آپس میں
جنسی گفتگو سے بھی بچنا چاہیئے ورنہ بعض دفعہ ایسا

ہوتا ہے کہ بچہ اس بات کو کسی سے کہہ دیتا ہے۔

(۶)

ماں بچے کو خود تنبیہ کرے، یہ نہ کہے کہ آنے دے تیرے والد کو، ایسا کہنے سے بچے والدہ کو بے اثر سمجھ لیتے ہیں۔ والدہ خود مؤثر بنے اور خود تنبیہ کرے۔

(۷)

بچے کو مار کر یا تنبیہ کرنے کے بعد فوراً ہنسنا نہیں چاہئے، اس سے رعب ختم ہو جاتا ہے۔

(۸)

دوسروں کے بچوں کا نام لے کر یہ کہنا کہ فلاں جیسی حرکت مت کرو، یہ مناسب نہیں، اس سے دوسرے برا مانتے ہیں۔

(۹)

اگر کسی انعام کے وعدے پر کوئی کام بچے سے لو تو اس وعدہ کا ایفاء ضرور کرو۔

(۱۰)

چارپائی پر جب کوئی بڑا بیٹھا ہو تو بچے سرہانے نہ بیٹھیں نیز ماں باپ کو یا کسی بھی بڑے کو بچے "تو" یا تم نہ کہیں "آپ" کے لفظ سے خطاب کی عادت ڈالیں۔

(۱۱)

قبلے کی طرف تھوکنے اور پیشاب کرنے سے منع کرنا چاہیے اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے بھی روکیں۔

(۱۲)

بچے کو ہمیشہ احساس کمتری سے بچائیں، اس کا حوصلہ بڑھائیں اس کے دل میں خوف و ہراس نہ پیدا ہونے دیں۔

(۱۳)

بچوں کو گھر کا کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اس میں غلطی یا نقصان کرنے پر ضرورت سے زائد تنبیہ

مناسب نہیں، اس سے اتنا کام نہ لو کہ اکتا جائے، نہ اتنا آرام طلب بناؤ کہ کسی کام کا نہ رہے۔

(۱۴)

بچے کو محنت کا عادی بناؤ، زیادہ بناؤ سنگار اور سست کاہل رہنے کی عادت نہ ڈالو اس میں بہادری، سخاوت اور دلیری، دوسروں پر شفقت و رحم کرنے کے جذبات پیدا کرو، اس کے ہاتھ سے دوسرے بچوں کو کھانے کی چیز دلاؤ۔

(۱۵)

بچوں کی یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ ان کے پاس جو پیسے ہوں خواہ وہ ماں باپ نے دیئے ہوں یا رشتے داروں یا مہمانوں نے وہ اپنے پاس نہ رکھیں بلکہ ماں باپ پر اعتماد کر کے ان کے پاس رکھیں اور ماں باپ ان کے پیسوں کو ہڑپ نہ کریں ورنہ پھر بچے اپنے پیسے کبھی ان کے پاس نہیں رکھیں گے۔

(۱۶)

بچے کو اچھے کپڑے پہن کر دوسرے غریب بچوں پر
جن کے کپڑے پھٹے پرانے ہوتے ہیں فخر کرکے اُن
کو چڑانے اور ان سے اپنے کو اچھا سمجھنے سے روکنا
چاہیئے ۔ اگر آپ کا بچہ غریب ہے اس کے کپڑے
معمولی ہیں اور اس کو امیروں کے بچے چڑاتے
ہیں تو اس کو سکھلاؤ کہ وہ جواب دے کہ ہمارے
کپڑے کیسے بھی ہوں وہ ہم کو تمھارے کپڑوں کے
مقابلہ میں اچھے لگتے ہیں اس لئے کہ ہمارے ابّو
جی کے بنوائے ہوئے ہیں اور جیسے تمہارے
ابّو جی کے مقابلہ میں اپنے ابّو جی پسند ہیں اسی
طرح اپنے ابّو جی کے بنوائے ہوئے کپڑے بھی تمہارے
ابّو جی کے بنوائے ہوئے کپڑوں کے مقابلہ میں
زیادہ پسند ہیں۔

(۱۷)

بچے کو برے بچوں کی صحبت سے بچانا چاہیئے

(۱۸)

جب ماں بچوں کے ساتھ کسی دوسری جگہ جائے

تو وہاں بچوں کو یہ ہدایت کردے کہ میزبان کے گھر سے کہیں باہر نہ جائیں اگر جائیں تو کہہ کر جائیں۔

(۱۹)

بچے کو کوسنا یا فحش لفظ بولنا بڑی بات ہے عموماً بچوں کو آنے جانے والے بڑے بوڑھے بگاڑتے ہیں، بعضے تو گالی دے کر بچے کو پکارتے ہیں یا اس کے سر پر چپت لگاتے اور چڑاتے ہیں۔ یا بچے کو ماں باپ سے بدظن کرتے ہیں کہ تیرے فلاں بھائی کو ماں زیادہ چاہتی ہے یا چیز زیادہ دیتی ہے، تجھے کچھ نہیں دیتی، ایسے لوگوں سے بچوں کو بچانا چاہیئے۔

(۲۰)

بعضے مہمان یا رشتے دار بچے سے گھر کے راز یا اس کے ماں باپ کے حالات پوچھتے ہیں ان کو ایسا نہ کرنا چاہیئے اور بچے کو بھی بتلانے سے روکنا چاہیئے۔

دیوار میں نیچی جگہ کچھ ایسی کیلیں یا ٹک لگانا چاہیئے کہ بچے اپنے کپڑے اس پر ٹانگ سکیں ان کو اس پر کپڑے ٹانگنے کی ہدایت بھی کرنی چاہیئے۔

(۲۲)

بچے کو شروع ہی سے باہر جاتے ہوئے یا استنجے کو جاتے ہوئے چپل یا جوتا پہن کر جانے کی ترغیب دینا چاہیئے اور جب گھر میں آئیں تو ایک جگہ کسی کونے وغیرہ میں جوتے چپل اُتار کر رکھنے کی ہدایت کرنی چاہیئے، گھر میں جہاں جی چاہا اس جگہ جُوتا چپل ڈال دیا اس سے روکنا چاہیئے۔

(۲۳)

اسکول میں کیونکہ ہر قوم اور ہر مزاج کے بچے آتے ہیں اس لئے اسکول جانے والے بچے اکثر گالی دینا سیکھ جاتے ہیں۔ شروع شروع میں وہ گھر کے ماحول میں نہیں بکتے بعد میں چل کر گھر کے ماحول میں بھی گالی ان کی زبان پر آنے لگتی ہے بلکہ عادت ہو جاتی ہے، بچے کو جہاں تک ممکن ہو

اس عادت سے باز رکھنا چاہیئے اگر غصہ آئے تو اس کے اظہار کے لئے نالائق ، بدتمیز کے الفاظ بول سکتے ہیں ، مگر یہ جب ہی ممکن ہے جب کہ ماں باپ خود گالی دینا چھوڑ دیں۔

(۲۴)

۱۰ ، ۱۲ سال کا بچہ دوسروں کو دیکھ کر بیڑی پینے کا عادی ہو جاتا ہے ، عادت پڑجانے پر اس عادت کو چھوڑنا دشوار ہوتا ہے۔ بیڑی سگریٹ صحت کے لحاظ سے مُضر ہے ، منھ میں بدبُو پیدا کرتی ہے اور شرعاً بھی ناپسندیدہ عمل ہے اس لئے بچے کو عادت ہی نہ ڈالنے دیں ، اس کی تنہائی میں نگرانی کریں ، اور خود باپ بھی بیڑی نہ پیئے تب ہی بچے باز رہ سکتے ہیں۔

(۲۵)

شرارتوں اور کمزوریوں اور غلطیوں کا سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ محبت' پیار سے بچے کو سمجھایا جائے۔

اپنی عزت اور حالات کی ناموافقت یا خانگی تنگی کے مسائل بچے کے سامنے بیان نہ کرو اس سے اس میں احساس کمتری پیدا ہوتی ہے۔

۲۷

ماں باپ کوئی چیز دیں تو بچے ان سے لے کر خوشی کا اظہار کریں، اگر کوئی بڑی یا پائیدار چیز ہو تو یہ کہیں کہ یہ میرے پاس آپ کی یادگار رہے گی۔

۲۸

کوئی بڑا کوئی چیز دے تو اس پر آپ کی نوازش ہے یا عنایت ہے، میں اس قابل کہاں تھا یہ ہمارے لئے تبرک ہے وغیرہ لفظ بولیں۔

۲۹

بچے کو یہ سکھلانا چاہئے کہ اگر کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو اس کو پھینک کر نہ دیں یہ بے ادبی بھی ہے اور چیز کے ٹوٹ جانے یا دوسرے شخص کے بدن پر لگ جانے کا خطرہ بھی رہتا ہے۔

بچیوں کیلئے مخصوص ہدایات

(۱)

لڑکی کی پیدائش کو بُرا نہ سمجھنا چاہیئے نیز پہلی ولادت میں لڑکی ہونا کوئی عیب نہیں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "کہ برکت والی ہے وہ عورت جس کی پہلی اولاد لڑکی ہو، پہلی اولاد لڑکی ہونے کا معاشرتی لحاظ سے ایک فائدہ یہ ہے کہ دوسری اولادوں تک یہ لڑکی بڑی ہوکر ان کی پرورش میں والدہ کا تعاون کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پہلی اولاد میں لڑکیاں ہوتی ہیں تو وہ والد کی جوانی کے دور میں ہی بالغ ہوجاتی ہیں تو وہ خود ان کی شادی کرا دیتا

ہے، ورنہ والد کے بڑھاپے یا مرنے کے بعد لڑکیاں
بالغ ہوں تو ان کی شادی مناسب جگہ اور جلد
نہیں ہو پاتی۔

(۲)

عموماً آدمی کوئی چیز بچی کے مقابلے میں بچے
کو زیادہ اور پہلے دینا چاہتا ہے، اس لئے
کسی چیز کو تقسیم کرتے وقت پہلے بچی کو دو، پھر
بچے کو، دونوں کو مساوی سمجھو۔

(۳)

چھوٹی بچیوں کو بچیوں جیسے ہی کپڑے پہنانا
چاہیئے۔ لڑکے کو لڑکیوں جیسے کپڑے اور لڑکیوں
کو لڑکوں جیسے کپڑے پہنانا گناہ کا کام ہے۔

(۴)

بچیوں کے کان ناک چھیدنے میں کوئی حرج
نہیں ہے (مگر یہ عمر کے اس حصہ میں ہو جانا چاہیے
جس میں کھال نرم رہتی ہے) البتہ لڑکے کے

کان ناک چھیدنا ممنوع ہے۔

(۵)

بچیوں کو گڑیوں سے کھیلنے سے روکنے کی ضرورت نہیں ہے، اس سے امورِ خانہ داری کی مشق اور گھر کے کام کا سلیقہ اور ایک جگہ بیٹھ کر کام کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ البتہ گڑیا زیادہ بڑی اور اس پر ناک کان، آنکھ کے نقوش بہت زیادہ اُبھرے نہ ہوں، اسی طرح پلاسٹک وغیرہ کی گڑیاں اگر چھوٹی چھوٹی ہوں تو مضائقہ نہیں، مگر اس کھیل میں اتنا انہماک نہ ہونے دیں کہ گھر کے کام میں لڑکی تعاون نہ دے سکے، نیز اس کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ گڑیوں کے کھیل کے بہانے لڑکی غلط لڑکیوں کو گھر نہ لانے لگے اور ان کو اپنی سہیلی نہ بنالے۔

(۶)

پانچ چھ سال کی عمر میں لڑکی والد سے اور لڑکا والدہ سے زیادہ اُنس دکھلاتا ہے، اس مدت

میں ان کو مکمل پیار ملنا چاہیئے اس عمر میں بچے نقل
بھی کرتے ہیں، لڑکی ماں کی اور لڑکا باپ کی نقل کرتا
ہے، یہ ان کی آئندہ کی اپنی شخصیت کے لئے ایک
راہ تلاش کرنے کا جذبہ ہے اس پر مجبر کنا نہیں
چاہیئے

(۷)

بچوں کو کم سخن اور شرمیلی رہنے کی عادت ڈالو
نو بالغ بچیوں کو بہت زور سے بولنے یا زور سے
پڑھنے سے روکنا چاہیئے

(۸)

۱۲ سال کی لڑکیوں کو رشتہ داروں اور ہم عمر
لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے اور ہنسی مذاق و تنہائی
میں ان کے ساتھ کھیلنے سے شدت سے روکنا چاہیئے

(۹)

۱۲ سال کی عمر کے بعد لڑکیوں کو زیادہ محلّہ
کے گھروں میں بیٹھنے اٹھنے نہ دینا چاہیئے۔

(۱۰)

۱۲ سال کی لڑکی کو اور اگر صحت اچھی اور بدن بھرا ہوا ہو تو نو (۹) سال ہی سے بازار، میلے ٹھیلے تماشے وغیرہ میں نہ جانے دینا چاہیے۔

(۱۱)

غلط قسم کی لڑکیوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر باتیں نہ کرنے دینا چاہیے۔

(۱۲)

لڑکیوں کو سینا پرونا، بُننا اور خانگی کام کھانا پکانا گھر کے لوگوں کی خدمت اور بھائی بہنوں کے ساتھ خوش و خرم رہنے کی عادت ڈالنا چاہیے۔

(۱۳)

بعض لڑکیوں میں بچپن سے لڑنے جھگڑنے، کوسے دینے اور بڑوں کو جواب دینے کی بُری عادت پڑ جاتی ہے اس کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت

ہے، لڑکی سنجیدہ، متحمل مزاج اور مؤدب و شرمیلی
بنے، اس کی کوشش کرنا چاہیے، ورنہ شادی کے بعد
سسرال جاکر بدنام ہوتی ہے اور ماں باپ کے لئے
شرمندگی کا باعث بنتی ہے۔

(۱۴)

۱۲ سال کی عمر کے بعد اسکول جانے والی بچیوں
کو اگر اعلیٰ تعلیم دلانا ہے تو ان کو گرل اسکول
میں بھیجنا چاہیے اگر کسی وجہ سے تعلیم دینا ضروری ہی
ہو اور مخلوط تعلیم کے مدارس ہی میں بھیجنا پڑے
تو سخت نگرانی کی ضرورت ہے، اس دوران زیادہ
فیشن، زیادہ میک اپ سے روکیں لڑکوں کے ساتھ
دوستی سے بچائیں، نیچی نگاہ رکھنے اور صرف
تعلیم سے دلچسپی رکھنے کی ہدایت کریں اگر ذرا بھی
حالات بُرے نظر آئیں تو اس تعلیم سے بلا تعلیم
رکھنا اچھا ہے۔

(۱۵)

۱۴-۱۵ سال کی عمر کی لڑکی کو بہشتی زیور،

تعلیم الاسلام اور عورتوں سے متعلق مسائل کی کتابوں
کی تعلیم ضرور دینا چاہیئے۔

(۱۶)

بچوں کو پیسوں کا مالک بنانے سے زیادہ خوبیوں
کا مالک بنانا چاہیئے، محنت و مشقت کا عادی
بنانا چاہیئے۔

(۱۷)

بچوں کو عموماً اور بچیوں کو خصوصاً محنت و
مشقت برداشت کرنے والا روکھا سوکھا کھانے
والا اور موٹا اور سادہ پہننے والا بناؤ، نہ معلوم
ان کو مستقبل میں کن حالات سے دوچار ہونا پڑے
ناز و نعم اور عیش و آرام میں پلے ہوئے بچے معمولی
سے حالات بھی خراب ہوں تو پریشان ہوجاتے ہیں۔

(۱۸)

بعض بچیوں میں یہ عادت ہوجاتی ہے کہ وہ دوسروں
کے گھر کھیلنے یا اٹھنے بیٹھنے جاتی ہیں وہاں کی باتیں

سُنکر اپنے گھر آکر بیان کرتی ہیں، اس سے
چغل خوری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور بھولے
پن میں اپنے گھر کی بھی راز کی بات وہ دوسروں
کے گھر کہہ بیٹھتی ہیں، ماں اس پر خصوصیت سے
نظر رکھے اور بچی کو اس حرکت سے روکتی رہے۔

(۱۹)

بات بات پر روٹھنا، لڑنا، ضد کرنا، اپنے
کو سب سے اچھا سمجھنا، اپنی بات کی پچ اور
اچھی اچھی چیز کی فرمائش، ان عادتوں سے
لڑکیوں کو روکنے کی سخت ضرورت ہے ورنہ
یہ عادتیں سسرال میں ان کو بدنام کرائیں گی۔

برتاؤ

۱

بچوں پر حد سے زیادہ لاڈ دپیار اُن کو سر پر چڑھا دے، یہ مناسب نہیں ہے ورنہ بعد میں ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے

ماں باپ بچوں کے ساتھ اتنا رعب وداب اور یبوست کا بھی مظاہرہ نہ کریں کہ بچے کبھی بات ہی نہ کرسکیں نہ ہنس بول سکیں، ہر وقت ڈرے سہمے ہوئے اور خائف ہوں، ایسا نہیں ہونا چاہیے اس سے بچوں کا حوصلہ پست ہو جاتا

ہے وہ گھر کی زندگی کو ایک بوجھ سمجھنے لگتے ہیں۔

(۳)

بچے سے ماں باپ کو محبت تو بے حد کرنی چاہیئے لیکن اپنی اس محبت کا اظہار بچے سے نہ کرنا چاہیئے ورنہ وہ ماں باپ کے اس کمزور پہلو سے کر میرے بنا نہیں رہ سکتے۔ بہت فائدہ اٹھائے گا، بھاگنے کی دھمکی دے گا اور اپنے جائز و ناجائز ہر مطالبے کو منوا کر رہے گا، اکلوتے بیٹے اس سے اور زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے ماں باپ ظاہر میں یہ ہی کہتے رہیں کہ ہم کو تو اچھی عادتوں سے محبت ہے۔

(۴)

ماں باپ بچوں میں کھلانے پلانے دینے لینے اور برتاؤ میں مساوات رکھیں بچے کو یہ احساس نہ ہو کہ گھر میں ناانصافی ہو رہی ہے۔ خصوصاً لڑکے اور لڑکی کے مابین ان امور میں فرق نہ کیا جائے یہ شرعاً بھی بہت برا ہے، اگر کسی امتیاز کی ضرورت

بھی پڑے تو اس کی بنیاد پڑھنے میں محنت، سلیقہ مندی اور اطاعت شعاری کو بنایا جائے۔

(۵)

ماؤں کو سات آٹھ سال کی عمر تک کے بچے کو اپنی نگرانی میں کھانا کھلانا چاہیئے، یہ طریقہ غلط ہے کہ جاؤ کھانا کھالو، اب بچے خود نکال کر کھا رہے ہیں اور لڑلڑ کر بدن کپڑے بگاڑ بگاڑ کر کھا رہے ہیں اور روٹی کے ٹکڑے پھینک رہے ہیں، اور والدہ صاحبہ آرام سے چارپائی پر سو رہی ہیں۔

(۶)

دس سال کی عمر کے بچوں کو الگ سلانا چاہیئے اتنی یا اس سے زیادہ عمر کے بچوں کو ایک ہی بستر پر سلانا صحت کے لئے مضر ہے اور شرعاً ناپسندیدہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ
وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ
وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (احمد، ابوداؤد)

کہ تم اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کی تاکید کرو اور دس سال کی عمر میں نماز چھوڑنے پر مارو اور ان کے بستر الگ کردو۔

○

تعلیم و تفہیم

(۱)

ماں باپ بچے میں صبح اُٹھنے کی عادت ڈالیں اور یہ جب ہی ممکن ہے جبکہ ماں باپ خود صبح جلدی اُٹھنے کے عادی ہوں۔

(۲)

اسکول یا مدرسہ کے لئے ان کو صاف ستھرے کپڑے پہنا کر روانہ کرو۔

(۳)

بچہ کو اس کا نام، والد کا نام، اپنے محلّہ اور گاؤں کا نام، ضلع اور صوبہ کا نام سکھا دینا

چاہئے تاکہ اگر کسی وقت بچہ کھو جائے تو کوئی اس سے پتہ پوچھ کر پہونچا سکے۔

④

پڑھنے کے اوقات میں بچے کو کسی کام کے لئے نہ بھیجو اور نہ اس کو اس وقت استاد کے پاس سے بلاؤ۔

⑤

کھاتے کھاتے پڑھنے سے روکیں

⑥

گھر میں آئیں تو سلام کر کے آئیں، جائیں تو سلام کر کے جائیں نیز راستے میں ملنے والوں کو سلام کرنے کی تاکید کرو، کسی کے گھر جائیں تو پہلے اندر آنے کی اجازت لیں پھر سلام کریں اور واپسی میں سلام کر کے واپس ہوں۔

⑦

بچے کو اپنے بڑے کے لئے آپ کا لفظ استعمال

کرنے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔

(۸)

بچے کو ترغیب دے کر رات یا دوپہر میں
گھر پر پڑھنے کے لئے بٹھانا چاہیئے۔

(۹)

بچے کے سامنے اس کے اُستاد کو بُرا مت کہو
نہ اس کے سامنے ماسٹر کو ٹیوشن کے پیسے دو
نہ اس کے ذریعہ ماسٹر کو ٹیوشن کے پیسے پہونچاؤ
اس سے اس کے دل سے ماسٹر یا استاد کی
عزت نکل جاتی ہے وہ ان کو نوکر سمجھنے لگتا
ہے، بچے کو یہ باور کراؤ کہ وہ تم کو فری پڑھاتے
ہیں تاکہ وہ ان کی قدر کرے اور ان سے اچھی
طرح استفادہ کرے۔

(۱۰)

بچے بچیوں کو دین و دنیا کی تعلیم اچھے اساتذہ
سے دلانے کی کوشش کی جائے تاکہ کم وقت میں

زیادہ تعلیم ہو، اور ماہر اساتذہ کی وجہ سے بچہ جلد اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکے، کھلانے پلانے اور دوسرے ناز نخروں پر زیادہ پیسہ خرچ کرنے کے بجائے اچھی تعلیم پر زیادہ پیسہ خرچ کرنا چاہیے

(۱۱)

بچے کو اچھی عادتیں اس طرح سکھائیں کہ وہ بوجھ نہ سمجھے۔ دین کی باتیں شروع ہی سے سکھلائیں۔

(۱۲)

قاعدے، سیپارے کا ادب کرنا سکھائیں ان پر پیر یا کوئی چیز رکھنے اور ان کو پھاڑنے سے منع کریں۔

(۱۳)

بچوں کو کوئی چیز دینے سے پہلے خدا تعالیٰ سے مانگنے کو کہو، اور چیز دے کر بھی کہو کہ خدا تعالیٰ نے دی ہے۔

بچوں کو اللہ کے نام اور کلمے یاد کراؤ، روزانہ پابندی سے ان کو سنتے بھی رہو۔

(۱۵)

شروع میں بچے کو الفاظ بلا معانی یاد کرانا چاہیئے بڑا ہو کر معانی خود سمجھ لے گا۔

(۱۶)

چھوٹی چھوٹی سورتیں، نظمیں اور دعائیں بھی یاد کرائیں۔

(۱۷)

بچوں کو اسلامی انداز کی کہانیاں سنانا چاہیئے۔ اور پھر ان سے سننا بھی چاہیئے تاکہ ان کی توجہ اور قوتِ حفظ کا امتحان ہوتا رہے نیز ان سے پہیلیاں بھی پوچھنا چاہیئے، پہیلی پوچھنے سے بچے کا ذہن بڑھتا ہے، جواب سوچنے کی قوت پیدا ہوتی ہے پہیلی پوچھتے وقت قریبی معنی بتلا بتلا کر اس کی مدد بھی کرنا چاہیئے۔

(۱۸)

سات سال کی عمر سے نماز کی تاکید کریں اور دس سال کی عمر ہو جانے پر کافی تنبیہ کر کے پڑھانا چاہیے

(۱۹)

فیل ہو جانے پر زیادہ بُرا بھلا یا پست ہمتی کی باتیں نہ کرو ورنہ بچہ کا حوصلہ پست ہو جائیگا۔

(۲۰)

والدین کو چاہیے کہ بچوں کی زبان معیاری بنانے کی کوشش کریں بازاری ٹھیٹ دیہاتی الفاظ بولنے پر تنبیہ کریں، اچھی تعبیرات اور مناسب جملے اور ادب و لحاظ کی گفتگو پر زور دیں اور خود بھی اچھی زبان استعمال کرنے کے عادی بنیں۔

(۲۱)

بچوں کے نفسیات کو سامنے رکھ کر لکھے جانے والے چھوٹے چھوٹے رسالے اور کتابوں کا ایک

ذخیرہ فراہم رکھنا چاہیئے تاکہ گھر میں بچوں میں علمی شغل رہے۔

(۲۲)

بچے جو کتابیں لاکر پڑھتے ہیں ان کو دیکھو وہ کیسی ہیں گندی اور فحش کتابوں سے ان کو بچاؤ۔

(۲۳)

گھر کا ماحول ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے اسلام نظر آئے، اٹھنے بیٹھنے میں، سونے جاگنے میں بات چیت میں برتاؤ میں اسلامی آداب اسلامی کلمے اللہ اور رسول کی باتیں بات بات میں زبان پر آنی چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان کا گھر ہے۔

(۲۴)

بچے کو بازار سامان لینے بھیجو تو اس سے حساب معلوم کرو اور سامان کی بلسٹ لکھ کر نہ دو، اس کو زبانی بتادو، اور یادداشت پر لانے کو کہو اگر کوئی چیز بھول جائے تو دوبارہ بھیجنے کی کوشش کرو

اس سے اس کی قوتِ حفظ بڑھے گی ـــــ اور یاد رکھنے کی مشق ہو گی۔

(۴۵)

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر کی ایک لائبریری بنائیں جس میں اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے دینی و دنیاوی معلومات پر کتابیں جمع کریں نیز اچھے اور مفید و اصلاحی ماہنامہ یا ہفت روزہ رسائل منگا کر پڑھا کریں اس سے گھر کے نتیجے بچوں میں علمی چرچا قائم ہوتا ہے، مفید کتابوں کی فہرست ہم نے اسی کتاب کے آخر میں شامل کر دی ہے۔

کھیل کود

①

بچے پر بچپن میں کئی دور آتے ہیں کبھی توڑ پھوڑ کا دور آتا ہے، کبھی مارنے نوچنے کا دور آتا ہے، کبھی کھیلنے کودنے کا دور آتا ہے، یہ سب دور اپنے اپنے وقت پر فطری ہیں وقت گزرنے کے ساتھ یہ عادتیں خود منتظم ہو جاتی ہیں بچہ کبھی اپنی طرف دوسروں کو متوجہ کرنے کے لیے توڑ پھوڑ کرتا ہے یا اور کوئی حرکت کرتا ہے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں۔

②

کھیل سے بچوں کو نہیں روکنا چاہیے، کھیل سے ورزش ہو جاتی ہے، صحت ٹھیک رہتی ہے، کھانا

ہضم ہوتا ہے، بچہ نشیط اور مضبوط ہوجاتا ہے پھر بعض کھیل دفاعی حیثیت بھی رکھتے ہیں جس سے آڑے وقت میں بچہ اپنی حفاظت کرسکتا ہے، کبڈی، کھوکھو گلی ڈنڈا، فٹ بال، ٹینس بلا، والی بال، دوڑ اچھے کھیل ہیں جو بچے بچپن میں گولی انٹے کھیلتے ہیں وہ اگر ہار جیت کے بغیر ہوں تو کچھ حرج نہیں، اس سے بچے کا نشانہ اچھا ہوجاتا ہے۔ غلیل وغیرہ چلانا سیکھنے میں حرج نہیں، تیرنا پیڑ پر چڑھنا سائیکل چلانا بھی سکھانا چاہیئے۔

حدیث شریف میں ارشاد نبوی ہے حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُعَلِّمَهُ الْكِتَابَ وَالسِّبَاحَةَ وَالْاَيرُ زُقَهُ اِلَّا طَيِّبًا کہ باپ پر بیٹے کا یہ حق ہے کہ اسکو لکھنا پڑھنا اور تیرنا سکھائے اور اسکو طیب وپاکیزہ غذا دے۔

(۳)

کھیل تماشہ دیکھنے سے بچے کو مت روکو ورنہ وہ چوری سے دیکھے گا اگر وہ کھیل تماشہ ناجائز ہے تو اس کی برائی بیان کرو اور کہو کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہوں گے زیادہ ڈانٹ ڈپٹ

ٹھیک نہیں۔

(۴)

بچے کے دل سے ڈر نکالنے کی کوشش کرو

اس کو تنہا کسی جگہ جانے کی عادت ڈالو، ڈر

کوئی چیز نہیں ہے یہ سمجھاتے رہو

(۵)

بُری عادت

(۱)

چغلی، جھوٹ سے اس کو ابتدا ہی سے روکو اور اس کی بہتر شکل یہ ہے کہ اس کے سامنے تم خود بھی جھوٹ یا چغلی نہ کرو۔

(۲)

بعض بچے دوسروں کے گھروں کی باتیں اپنے گھر آکر بیان کرتے ہیں یہ بھی بری بات ہے، اس سے روکنا چاہیے۔

بعض بچے اپنے ماں باپ سے بہت لڑتے ہیں بہنوں سے بُری طرح پیش آتے اور اپنے گھر میں سوائے جھگڑنے، روٹھنے اور چیخنے کے کوئی کام نہیں کرتے یہ بُری عادت ہے اس کو دُور کرنا چاہیئے

(۴)

بعض بچے اپنے ماں باپ کے دفاع میں اپنے رشتے کے بڑے بوڑھوں کو بُرا بھلا کہنے یا گالی دینے لگتے ہیں یا اُن کے سامنے ان کا ادب نہیں کرتے یہ رویّہ غلط ہے، ماں باپ کو اس پر ڈانٹنا چاہیئے۔ کہ ہماری ان کی لڑائی ہے، تمہارے تو سبھی محترم ہیں، تم کو بُرا بھلا کہنے کا حق نہیں ہے۔

احترام مہمان

(۱)

بچے کو سکھلانا چاہیئے کہ جب کوئی مہمان آئے تو بچہ اس کو سلام کرے، مصافحہ کرے، اچھی طرح بٹھائے، تمیز سے بات کرے، گھر کے اندر جاکر والد کو ان کے آنے کی اطلاع دے، مہمان کی خیریت معلوم کرے اور پوچھے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔

(۲)

بعض دفعہ بچہ مہمان کو دیکھ کر جب ماں کے پاس جاتا ہے تو زور زور سے مہمان کے ناک نقشے یا اس کی ہیئت کو بیان کرتا ہے، باہر مہمان سنتا رہتا ہے

کہ یہ میری بات ہو رہی ہے، بچہ کو اس پر تنبیہ کرنی چاہئے

(۳)

بعض بچے جب مہمان آیا ہو تو اس کے سامنے ماں باپ سے پیسے مانگتے یا روتے ہیں یہ عادت ختم کرانی چاہئے یا جو چیز مہمان کو کھانے کیلئے دی جا رہی ہے اسی کو ضد کر کے مانگتے ہیں اس پر سخت تنبیہ کرنی چاہئے۔

احتیاط

(۱)

ماں باپ کے آپس کے جھگڑے کا بچے پر بُرا اثر پڑتا ہے یا تو وہ دونوں سے باغی ہوجاتے ہیں یا ایک کو حق پر مان کر دوسرے سے متنفر ہوجاتے ہیں یا خود بھی ان عادتوں کو اپنے اندر پیدا کرلیتے ہیں اس لئے ماں باپ کو آپس میں مثالی محبت کے ساتھ رہنا چاہیئے۔

(۲)

بعض عورتیں بچوں سے زور زور سے بولتی یا زور سے ڈانٹتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

(۳)

ماں باپ خود ایک دوسرے کو گالی نہ دیں ورنہ بچے سیکھیں گے۔

(۴)

بعض بڑے ایسے ہیں کہ وہ بچوں سے فحش مذاق کرتے ہیں ان کی سنت پکڑ کر کھینچتے ہیں یا ان کی سُرین پر مارتے ہیں پھر اُلٹ کر بچہ مارتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں یہ عادت خراب ہے اس سے بچہ بے شرم ہو جاتا ہے۔

(۵)

بعض لوگ بچوں سے اُن کے بڑوں کی نقلیں کراتے ہیں کہ والد کیسے کھانا کھاتے ہیں، کیسے بیڑی پیتے ہیں، کیسے چلتے ہیں، یہ بات بھی غلط ہے اس سے بچہ مسخرا بن جاتا ہے بعض بڑے ہی بچوں کو بگاڑتے ہیں وہ خود اصولِ پرورش سے واقف نہیں ہوتے۔

(۶)

اسی طرح ماں باپ، بچے کے چچا، تایا، نانا، ماموں وغیرہ

رشتے داروں کو گھر میں بُرا بھلا یا تحقیر آمیز انداز میں
کچھ نہ کہیں اس لئے کہ ماں باپ تو آپس کی رنجش کی
وجہ سے ایسا کرتے ہیں مگر بچے جب سنتے ہیں کہ ہمارے
ماں باپ تنہائی میں ان کو ایسا کہتے ہیں تو پوچھیں گے کہ
یہ لوگ اچھے نہیں ہوں گے، اس طرح ان کے دل
سے اِن رشتے داروں کی عظمت نکل جاتی ہے۔

(۷)

بچہ اگر کسی کی کوئی چیز اٹھا لائے تو اس پر کافی
تنبیہ کرو، ورنہ چوری کی عادت پڑ جائے گی۔

(۸)

اگر بچہ محلے کے بچوں سے لڑے تو اپنے ہی بچے کو
پہلے تنبیہ کرنا چاہیے۔

( )

بچے کے ذہنی، جذباتی و جسمانی مسائل

(۱)

شوق، جوش، خروش، اُمنگ، محبت، فخر، ہمدردی وغیرہ ایسے جذبات ہیں جن کے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا، بچے کی شخصیت سازی میں ان کو بہت بڑا دخل ہے۔

(۲)

بچہ کیونکہ ماں کے خون سے باہر آکر دو سال تک ماں کے دودھ سے پلتا ہے اسی لئے اس کا لگاؤ زیادہ تر ماں سے ہوتا ہے، وہ اپنی ضرورت کا اظہار زیادہ تر ماں سے کرتا ہے اگر وہ کوئی قصور کرتا ہے مثلاً کسی چیز کو توڑ دیتا ہے تو وہ ماں ہی کے پاس آکر اس کا اعتراف کرتا ہے ماں کا حال بھی یہ ہے کہ وہ پہلے یہ

دیکھتی ہے کہ اس کے بدن پر تو چوٹ نہیں آئی، اس کے
بعد اس چیز کو دیکھتی ہے جس کو توڑا ہے۔

(۳)

ایک بچے کی موجودگی میں جب جلد ہی دوسرا بچہ
پیدا ہو جاتا ہے تو پہلا بچہ نفسیاتی طور پر دوسرے نئے
بچے کو ماں کے پاس دیکھ کر خفا ہوتا ہے، اس کو نوچتا
کھسوٹتا ہے اس لئے کہ ماں کی وہ محبت جو اس کو
تنہا حاصل تھی اس کو بٹتا ہوا دیکھتا ہے اس لئے ماں کو
چاہئے کہ حسن اسلوبی سے پہلے بچے کے دل میں دوسرے
نئے بچے کی محبت ڈالے، اس کو اس کا بھائی بتلائے
اس کو اسے کھلانے کو کہے اور کہے کہ وہ تم کو بھائی جان
کہتا ہے۔ تمہارا چھوٹا اور پیارا بھائی ہے اس طرح کرنے
سے کچھ دن میں پہلا بچہ اس سے پیار کرنے لگے گا۔

(۴)

جسم کے ساتھ ساتھ بچے میں قوتِ فکر، قوتِ اخذ اور
قوتِ حفظ بھی بڑھتی ہے۔

بچہ اپنے کام کی تعریف بھی چاہتا ہے لہذا تھوڑی اس کی تعریف بھی کی جانی چاہیے مگر حد سے زیادہ نہ ہو ورنہ وہ اپنے بارے میں ضرورت سے زائد خوش فہمی میں مبتلا ہو جائے گا۔

(۶)

بچے اس سے بھی خوش ہوتے ہیں کہ گھریلو اور تعلیمی معاملات میں ان سے مشورہ لیا جائے، لہذا ان سے مشورہ کرنا چاہیے

(۷)

بچے کو مجبور، غریب اور کمزور لوگوں کا کام کر دینے اور ان کی خدمت کرنے کی ترغیب دینی چاہیے بلکہ اپنی نگرانی میں ان سے اس قسم کے لوگوں کی خدمت کرانی چاہیے البتہ وہ لوگ جو دوسروں کے بچوں کو غریب جان کر زور زبردستی سے ان سے خدمت لیں اور اپنے بچوں سے کام نہ لیتے ہوں ان کا کام کرنے سے منع کرنا چاہیے۔

(۸)

بچے کو اس کی سکت سے زائد محنت کے کام میں نہ

لگانا چاہیئے۔

(۹)

بچے کو کہیں بھیجتے وقت اس کو زیادہ ہدایات دینا خوداعتمادی اور اپنی عقل کو کام میں لانے سے روکنا ہے۔ اس لئے صرف ضروری ہدایات دے کر روانہ کردینا چاہیئے

(۱۰)

شریر بچے کو شرارت چھڑانے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ اس کو کام کا ذمہ دار بنا دیا جائے کہ تم اس کے ذمہ دار ہو یہ تم کو کرنا ہے تم اس کام کے نگراں ہو تو وہ اس ذمہ داری کے احساس سے شرارت میں کمی کردے گا، تماشائی بنے رہنے کی صورت میں بچوں کو زیادہ شرارت سوجھتی ہے۔

(۱۱)

نوبالغی کے وقت لڑکے لڑکی تھوڑی آزادی چاہتے ہیں اوران میں تجسس اور تنہائی میں سوچنے کی عادت

پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے، اس دور میں وہ جنس مخالف کے بارے میں بھی کچھ سوچنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تعلیم، مطالعہ، اسکول کا ورک متأثر ہوتا ہے اس دور کی نگرانی انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہیئے جس میں بے جا شدت بھی نہ ہو اور مکمل ڈھیل بھی نہ ہو۔

(۱۲)

جو بچے خوب کھیلتے ہیں ان کی ساری طاقت کھیل میں خرچ ہوجاتی ہے، ایسے بچے ان بچوں کے مقابلہ میں گناہ کم کرتے ہیں جو کھیل کے عادی نہیں ہوتے، اور بے فکر قسم کے سست سے ہوتے ہیں، کھیلنے والا بچہ تھک کر سو جاتا ہے۔

(۱۳)

ماحول کا بچہ پر اثر پڑتا ہے، چنانچہ علمی گھرانے کے بچے اپنے پاس الفاظ کا اچھا خاصا ذخیرہ رکھتے ہیں جن کا استعمال وہ گفتگو کے وقت کرتے ہیں۔

جو بچے ماں باپ سے بچپن میں زیادہ مدت دُور رہتے ہیں ان میں ماں باپ سے عقلی نسبت اور محبت رہ جاتی ہے دلی اور والہانہ لگاؤ نہیں رہتا اس دلی محبت سے محرومی کی وجہ سے ان کے مزاج میں تشدد، بغاوت اور علیحدگی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں، بخلاف اُن بچوں کے جو ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں، ان میں محبت حقیقی فداکارانہ انداز کی ہوتی ہے۔

(۱۵)

بچے کو اس کی بدصورتی یا خلقی عیب پر عار نہیں دلانا چاہئیے اور نہ اس کا مذاق اڑانا چاہئیے ورنہ وہ اپنے بارے میں احساس کمتری کا شکار ہو جائے گا، لڑکیاں تو اس سے اور زیادہ متأثر ہو جاتی ہیں، اس لئے اگر کوئی بچہ بدصورت ہو تب بھی اس کو کہتے رہنا چاہئیے کہ اصل خوبی تو سیرت کی ہے جو اختیاری اور کسبی ہے صورت کا اچھا برا ہونا غیر اختیاری ہے اللہ بنانے والا ہے، اس نے جیسا بنایا اس کو قبول کرنا چاہئیے

بچے کا حوصلہ بڑھانا ضروری ہے، کبھی اس کو یہ نہ کہیں کہ تم کچھ نہیں کر سکتے تم تو بدھو ہو، تم سے کوئی توقع نہیں، تمھارے دماغ ہی نہیں ہے، تم فلاں کام کر ہی نہیں سکتے اس سے اس کے ــــ جذبات مُردہ ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں واقعۃً کچھ نہیں کر سکتا۔

(۱۷)

بچے کو اس کی ہدایت کرتے رہیں کہ وہ گھر کے ملازموں سے بُری طرح پیش نہ آئے، ان کو مارنے اور گالی دینے سے روکو، مالدار گھرانے کے بچے عموماً ملازمین کو حقیر جان کر ان کو ستاتے ہیں، اسی طرح گھر میں آنے والی غریب عورتوں کا بچے مذاق اڑاتے ہیں، ان کی توہین کرتے ہیں اس سے باز رکھنا چاہیئے۔

(۱۸)

بچوں کے جذبات کو کچلنا، بچوں کی قدم قدم پر نگرانی اور ان کو زندگی کے سفر میں انگلی پکڑ کر چلانا، یہ ان میں خود اعتمادی کو ختم کرنا ہے۔

(۱۹)

۹ سے ۱۱ سال تک ان میں کھیلنے کودنے اور ذرا گھر سے باہر ساتھیوں کے ساتھ رہنے کا شوق پیدا ہوتا ہے وہ باہر جو کچھ دیکھتے ہیں اس کو فوراً گھر جاکر بہن والدہ یا والد کو سنانے کے لیے بے تاب رہتے ہیں، ہر واقعے کی تعبیر ان کی نرالی ہوتی ہے۔ اس کو اچھی طرح سننا چاہیے اور سوالات قائم کرنا چاہیے تاکہ اس کو مرتب گفتگو کی تمیز پیدا ہو۔

(۲۰)

۱۲ سال کی عمر کے بچے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ کھیلنا پسند کرتے ہیں، لڑکی لڑکیوں کے ساتھ، لڑکے لڑکوں کے ساتھ، ان اوقات میں بھی مناسب نگرانی کی ضرورت ہے۔

(۲۱)

۱۴ سال کی عمر کے بعد عموماً بچوں میں جنسی بیداری شروع ہونے لگتی ہے، ان ایام میں ان کی کافی نگرانی کرنی چاہیے اور تنہائی میں زیادہ رہنے سے روکنا چاہیے

(۲۲)

آج کل سنیما بینی عام ہوگئی ہے جو سب سے زیادہ بچوں بچیوں کے اخلاق بگاڑنے، مذہب سے بیزاری اور تشدد کی ترغیب دینے میں بے حد دخل رکھتی ہے۔ اس لئے ماں باپ خود اگر اس کے عادی ہوں تو سب سے پہلے وہ اس عادت کو ختم کریں پھر بچوں کو شدت سے اس سے روکیں، اگرچہ آج کل کے ماحول میں جو حالات اور ماں باپ کی بے بسی ہم دیکھ رہے ہیں اس صورت میں بظاہر اس شوق کو دبانا مشکل نظر آرہا ہے، خصوصاً شہری زندگی میں، لیکن اگر ماں باپ تھوڑی سی حکمتِ عملی سے کام لیں اور ماحول کو سدھارنے کے لئے نرمی اور حسن اسلوبی کو اختیار کریں تو ابتدا ہی سے اس لت سے روکا جاسکتا ہے۔ آج کل سب سے بہتر شکل اس کے روکنے کی یہ ہے کہ بچہ کو تبلیغ سے مانوس کردیا جائے جب چند دن وہ اس ماحول میں رہے گا تو اب یہ بچہ سینما جانے سے خود شرمائے گا کہ میں تو تبلیغ میں جاتا ہوں، مجھے لوگ کیا کہیں گے اور بچیوں کو

ان بچوں کی صحبت سے بچایا جائے جو سینما جاتی ہیں نیز گھر میں فلمی رسالے قطعاً نہ آنے دیئے جائیں اور ٹی وی پر فلمیں دیکھنے سے بھی منع کیا جائے

بالغ اولاد کے ساتھ برتاؤ

(۱)

فحش اور ننگی تصویریں اُن کے کمروں میں ہوں تو ان کو ہٹادو بلکہ جاندار کی تصویر مسلمان کے گھر میں ہونا ہی نہیں چاہیئے اس کی وجہ سے گھر رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتا ہے اور ایسے کمرے میں نماز بھی مکروہ ہوتی ہے

(۲)

بالغ ہوجانے کے بعد اولاد کی شادی میں دیر نہ کرنا چاہیئے بلکہ جتنا ممکن ہو اس فریضے کو جلد ادا کر دینا چاہیے، اگر اقتصادی حالات خراب ہوں تو معمولی تاخیر کی جاسکتی ہے مگر بلاوجہ زیادہ تاخیر کرنا یا اپنے

حوصلے نکالنے اور رسم ورواج کی تکمیل کی صلاحیت کے انتظار میں تاخیر کرنا بے حد گناہ کا کام ہے اس سے بڑے بڑے فتنے پرورش پاتے ہیں۔

(۳)

ماں باپ اولاد کی شادی میں اپنی پسند یا اپنے پہلے سے طے کردہ رشتوں پر اصرار نہ کریں بچوں کے مستقبل اور ان کی اپنی پسند کا احترام کریں، ورنہ وہ ماں باپ کے احترام میں کچھ نہیں کہتے اور پھر بے مزہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں اور ماں باپ کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں اور ساری زندگی ذہنی کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۴)

شادی کے بعد ایک مدت تک زوجین کو ایک دوسرے کے پاس رہنا چاہئے لمبی مدت کے لئے جدا نہیں ہونا چاہیئے، ماں باپ ان کے لئے اس کا موقع فراہم کریں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر ایک دوسرے کو سمجھیں تاکہ ان میں الفت پیدا ہو۔

(۵)

شادی کے بعد اولاد کو اپنی عائلی زندگی کے لیے وسعت دینا چاہیے ماں باپ بیٹے کی بیوی کو بالکل داسی اور محکوم بناکر نہ رکھیں اس کے جو حقوق ہیں ان کو شوہر سے دلوانے کی فراخدلی سے سعی کریں حقوق کو سلب کرانے اور اس کو تنگ کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اگر ممکن ہو تو ان کو علیحدہ رہنے کی تاکید کریں اسی میں بڑی خیر ہے۔

(۲)

ماں باپ کو چاہیے کہ بچے کی شادی میں اس کا خیال رکھیں کہ شادی کوئی تجارت نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ جہیز کی حرص کی جائے اور لڑکی کے والدین پر سامان اور نقدی دینے کے لئے دباؤ ڈالا جائے، اسلام میں جہیز کوئی لازمی چیز نہیں ہے، لڑکوں کو خوددار ہونا چاہیے کہ وہ بیوی کے نان نفقہ اور ضروریات کے کفیل بنیں نہ کہ خود اس کے پیسے پر حریصانہ نگاہ رکھیں یہ انتہائی پست ذہنیت کی بات ہے کہ شوہر بیوی کے مال سے اپنی زندگی کو شروع کرے۔

بچیوں کی شادی میں ان کی اپنی پسند کا ضرور خیال رکھا جائے کسی بھی ذریعہ سے رشتے کے بارے میں ان کی رضامندی ضرور معلوم کرلی جائے نیز شادی کے بعد بلاوجہ ذرا ذرا سی بات کے لئے لڑکی کو میکے میں روک کر نہ رکھیں بلکہ بچیوں کو ہر وقت یہ احساس دلائیں کہ وہ سسرال اور وہاں کے رشتہ داروں کا پورا خیال رکھیں، ان میں اس طرح گھل مل جائیں کہ وہ اس کو اپنا حقیقی خیرخواہ اور اپنے گھر کا ایک راز دار فرد سمجھنے لگیں۔

(۸)

ماں بیٹے کی بیوی کے ساتھ خود یا اپنی بچیوں کو اس طرح نہ رکھے کہ بیٹا اپنی بیوی کو والدہ اور بہنوں کی مرضی کے بغیر کوئی چیز نہ دے سکے بیوی کے مستقل حقوق ہیں، اسلام میں ان کو پامال کرنے کی قطعًا اجازت نہیں ہے، آج کا مسلم معاشرہ ان برائیوں سے بھرا پڑا ہے، اسلام دشمن طاقتیں ان کو دکھلا کر اسلام کو بدنام کررہی ہیں۔

(۹)

اولاد کی شادی کرادینے کے بعد جب تک کوئی سخت دشواری نہ ہو ان کو الگ ہی گھر بسانے کی ترغیب دی جائے اسی شکل سے ان سب جھگڑوں سے نجات مل سکتی ہے جو آج ہر گھرانے میں اولاد کی شادی کے بعد پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس سے محبت بھی باقی رہتی ہے اور اولاد ماں باپ کا خیال بھی رکھ سکتی ہے البتہ ماں باپ اس کے بعد بالکل بے تعلق نہ ہوجائیں، اولاد کی دینی نگرانی کرتے رہیں اور اپنے تجربات سے ان کو ضرور نوازتے رہیں۔

○

○

اب ہم

کچھ کلمات ، دُعائیں اور مختلف آداب و اشعار لکھ رہے ہیں جو بچوں کو یاد کرا دیئے جائیں اور والدہ بچے سے رات میں سونے سے پہلے تھوڑا تھوڑا روزانہ سُن بھی لیا کرے اگر بچپن میں یہ کلمات اور دُعائیں اور آداب یاد کرا دیئے گئے تو بڑے ہونے کے بعد بھی محفوظ رہیں گے

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بیشک محمدؐ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ

اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا

حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ہے اور ہر قسم کی طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

سے ہوتی ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ

لَـہُ الْمُلْکُ وَلَـہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ

(ترجمہ)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے
اس کا کوئی ساجھی نہیں، اسی کی بادشاہی ہے
اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی جلاتا
ہے وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، اس کو
کبھی موت نہ آئے گی۔"

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ؕ
بزرگی اور عزت والا ہے، اسی کے قبضہ میں تمام بھلائیاں
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ
ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵

پانچواں کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا
اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ

وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

(ترجمہ)

"اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ جان بوجھ کر کسی کو شریک کروں اور مغفرت چاہتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھ کو علم نہیں، توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے اور شرک سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

○

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَ

صِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

(ترجمہ)

"ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔"

٭

ایمانِ مُفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر

وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ

قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر

تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

٭

تعوذ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے

تسبیح

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۔ اللہ پاک ہے

تحمید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ــــــ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

تہلیل

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ـــــ اللہ سب سے بڑا ہے

اِستغفارِ مقبول

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

مغفرت چاہتا ہوں میں اپنے رب اللہ سے تمام گناہوں سے اور توبہ کرتا ہوں میں اس کے حضور میں۔

تسبیحِ فاطمی

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار

ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔

وضو سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ

وضو کے بعد یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ

اے اللہ کر دیجئے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دیجئے

مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

مجھ کو پاک لوگوں میں سے اور کر دیجئے مجھ کو اپنے نیک بندوں

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا

میں اور کر دیجئے مجھ کو ان لوگوں میں سے جن پر کوئی خوف ہوگا اور

ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اذان کے بعد یہ دُعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ

وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ ط اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ ط وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

ترجمہ

"اے اللہ اس کامل پکار کے رب اور قائم نماز کے رب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور پہنچا تو ان کو مقامِ محمود میں جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

کھانے کے آداب

کھانا کھانے سے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو دھو ڈالو پھر ٹوپی (اوڑھنی) پہن کر ادب سے بیٹھ جاؤ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے کھانا شروع کرو، اپنے آگے سے کھاؤ، زیادہ باتیں نہ کرو، لقمے بڑے بڑے مت لو، چپڑ چپڑ کی آواز مت

نکالو۔ کھاتے ہوئے کھانسی یا چھینک آئے تو کھانے
کی طرف سے منھ ہٹالو، لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کرکے
کھالو، دسترخوان بچھا کر کھانا سنّت ہے مل کر کھانے میں
برکت ہوتی ہے۔ شروع میں اگر بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا
بھول جاؤ تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ
پڑھ لو۔کوئی کھا رہا ہو اور تم کو کھانے کے لئے بلائے
تو کہو بَارَکَ اللّٰہ کھانا کھانے کے بعد برتن صاف کرلو
اور انگلیاں چاٹ لو، پہلے کھانے کے برتن اٹھا لو
پھر خود اٹھو، کھانے کے برتن چھوڑ کر اٹھ جانا
بے ادبی کی بات ہے، پھر دونوں ہاتھ دونوں گٹوں
تک دھو ڈالو اور کلّی کر ڈالو، پھر یہ دعا پڑھو
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا
وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

پینے کے آداب

پانی پینے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ میں پانی کا
برتن لو اور بسم اللّٰہ کہہ کر تین سانس میں پانی پیو

سانس لیتے ہوئے برتن سے منھ ہٹالیا کرو، پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو، کھڑے ہو کر پینا یا ننگے سر پینا بے ادبی کا کام ہے۔

چھینک کے آداب

چھینک آئے تو منھ پر ہاتھ یا رومال رکھ کر آہستہ چھینکو پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو، کوئی دوسرا چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہو پھر چھینکنے والا کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرو، داہنا ہاتھ نہ لگاؤ۔

جماہی کے آداب

جماہی آئے تو منھ پر بایاں ہاتھ رکھ لو اور آواز مت نکالو جماہی کے بعد حوقلہ یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھو۔

سونے کے آداب

داہنی کروٹ پر قبلہ نما رُخ کرکے لیٹو، قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلاؤ۔ لیٹنے سے پہلے اپنا بستر جھاڑ لو اور سونے سے پہلے یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ سوکر اٹھو تو یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ پھر بڑوں کو سلام کرو، استنجا سے فارغ ہوکر وضو کرلو۔

سلام اور مصافحہ کے آداب

چھوٹا یا بڑا کوئی بھی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرو۔ سلام اس طرح کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ جواب اس طرح دو، وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کوئی تمہارے پاس کسی دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں کہو عَلَيْهِمْ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ۔ کافر کو خود سلام نہ کرو اور اگر کافر تم کو سلام کرے تو جواب میں کہو کہ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ سلام کرتے ہوئے

ہاتھ نہ اٹھاؤ بلکہ صرف زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو۔

ہاں! اگر کوئی آدمی دور ہو کر تمہاری آواز نہ سن سکے گا تو اس کو سلام کرتے وقت داہنے ہاتھ سے سلام کا اشارہ بھی کر دو۔ کسی سے ہاتھ ملانے کو مصافحہ کہتے ہیں مصافحہ کرنا سنت ہے۔ مصافحہ دونوں ہاتھ سے کیا کرو اس طرح پر کہ سامنے والے آدمی کا داہنا ہاتھ تمہاری دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں آجائے۔

مصافحہ ملاقات کے وقت سنت ہے ہر نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا بدعت ہے۔

استنجا کے آداب

پیشاب یا پاخانہ کے لئے جاؤ تو سر ڈھک لو۔ اگر انگوٹھی وغیرہ پر اللہ رسول کا نام لکھا ہو تو اس کو اتار کر رکھ دو۔ بیت الخلاء کے دروازے پر پہنچ کر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ پہلے بایاں پیر اندر رکھو۔ قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ اتر یا دکھن کی طرف منھ کر کے بیٹھو۔ بیت الخلاء کے

اندر کچھ نہ ہو، اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹائے تو کھنکار دو،
چھینک آئے تو دل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو، مگر زبان بالکل بند
رکھو کھڑے کھڑے پیشاب نہ کرو، کھڑے ہو کر پیشاب
کرنا کتوں کی عادت ہے، حاجت سے فارغ ہو کر استنجاء
کرو، داہنے ہاتھ سے پانی ڈالو اور بائیں ہاتھ سے استنجاء
کرو۔ استنجاء کے بعد بائیں ہاتھ کو اچھی طرح مل کر دھو ڈالو۔
باہر نکلتے ہوئے پہلے داہنا پاؤں باہر نکالو اور یہ دعا پڑھو
غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی
وَعَافَانِیْ۔

کپڑا پہننے کے آداب

پہلے بسم اللہ کہو، پھر کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع
کرو، داہنی آستین، داہنا پائنچہ، داہنا جوتا پہلے
پہنو پھر بایاں پہنو، اور پہن کر یہ دعا پڑھو۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط

ایسا کپڑا نہ پہنو جس سے بے پردگی ہو، فیشن پرستوں اور

آزاد لوگوں جیسے کپڑے پہنو بلکہ دیندار مسلمان اور اللہ والے لوگ جیسے پہنتے ہیں تم بھی ویسے ہی کپڑے پہنو تاکہ تم سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں، تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو کافروں اور بے دین لوگوں جیسی صورت نہ بناؤ، اُن کے کپڑوں جیسے کپڑے نہ پہنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی جن لوگوں جیسی صورت بنائے گا انھیں میں سے سمجھا جائے گا تم نیک لوگوں جیسی صورت بناؤ تاکہ مرنے کے بعد نیک لوگوں میں تمھارا شمار ہو، پیوند لگا ہوا کپڑا پہن لیا کرو، رسول اللہ صلعم پیوند لگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔ بہت قیمتی کپڑا نہ پہنو۔ اس سے دل میں کبر اور بڑائی پیدا ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائیگا، البتہ صاف ستھرے رہو، اپنی ہر چیز صاف رکھو، صفائی ایمان کی علامت ہے۔

محفل کے آداب

جب لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ہو تو تم بہت ادب سے بیٹھو، زیادہ مت ہنسو، چلا کر نہ بولو، اِدھر اُدھر

مت بھاگو بلکہ ادب سے ایک جگہ بیٹھے رہو کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ، کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھو بلکہ خالی جگہ دیکھکر بیٹھ جاؤ، کسی کو پھاند کر آگے نہ بڑھو، کسی کے سامنے ناک یا منھ میں انگلی نہ ڈالو، تھوکنا یا ناک صاف کرنا ہو تو اٹھ کر باہر چلے جاؤ، کسی کے سامنے ایسا کام نہ کرو کہ اس کو گھِن معلوم ہو، کوئی بول رہا ہو تو بیچ میں نہ بولو، جب چھینک آئے یا کھانسی آئے تو منھ پر ہاتھ یا رومال رکھ لو۔

مسجد کے آداب

مسجد جاتے ہوئے یہ سوچ لو کہ تم اللہ تعالیٰ کے دربار میں جارہے ہو، مسجد کے اندر پہلے داہان پاؤں رکھو اور پھر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے

دیکھو مسجد اللہ کا گھر ہے وہاں ادب سے رہو،

اِدھر اُدھر مت چلو، کسی سے باتیں نہ کرو، قبلہ کی طرف منھ کرکے ادب سے بیٹھو، کلمہ یا درود شریف پڑھتے رہو اللہ سے دُعائیں مانگو۔

نماز اللہ کی عبادت ہے، نماز میں بہت ادب سے کھڑے ہو، نماز میں بولنے یا ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح بڑے لوگ نماز پڑھتے ہیں اسی طرح تم بھی ادب سے نماز پڑھو نماز میں اِدھر اُدھر مت دیکھو، مسجد میں جتنی دیر رہو نماز، دُعا اور کلمہ وغیرہ پڑھتے رہو، دنیا کی باتیں مت کرو۔

؎

مسجد خدا کا گھر ہے عبادت کا کام ہے
دنیا کی بات کرنا وہاں مطلق حرام ہے

٭

بچوں کے لئے ادویہ

بچوں کے لئے وہ ادویہ جو معمولی قسم کے امراض میں عورتیں اپنے طور پر استعمال کر سکتی ہیں، البتہ شدید مرض کی شکل میں ڈاکٹر یا حکیم کی طرف رجوع کرنا مناسب ہے

(۱)

بچے کا پیٹ پھول گیا ہو یا دودھ ڈالتا ہو یا دودھ نہ پیتا ہو، ان تینوں شکایتوں میں سے کوئی بھی شکایت ہو تو ہینگ اور گڑ ماں کے دودھ میں گھول کر پلانا مفید ہے۔ (مقدار جوار کے دانہ کے برابر)

(۲)

بچہ قے کرتا ہو تو ہینگ اور سہاگا گھس کر چٹا دینا

چاہیے۔ دونوں کی مقدار جوار کے دانہ کے برابر ہو۔

(۳)

اگر قے زیادہ ہورہی ہو تو بڑی الائچی (ڈوڈا) جلا کر پھر پیس کر شہد میں ملا کر بچے کو چٹا دینا چاہیے

(۴)

قے ہوتی ہو تو لیمو کا رس شکر میں ملا کر بچہ کو تھوڑا سا دیں یا بڑی الائچی (ڈوڈا) جلا کر شہد میں ملا کر چٹا دیں۔ مفید ہے۔

(۵)

گرمی کے موسم میں گرمی سے قے ہو تو ثجونا جس برتن میں پانی میں گلا کر رکھا گیا ہے۔ اس کے اوپر کا پانی شکر میں ملا کر پلا دینا چاہیے۔ مفید ہے۔

(۶)

کھٹی ڈکاروں کے لئے چونے کا نتھرا ہوا پانی مفید ہے۔

(۷)

ہینگ کو روئی میں لپیٹ کر بھون لیں اور سہاگہ کو آگ پر بھون لیں پھر دونوں کو پیس کر ماں کے دودھ میں ملا کر بچے کو پلائیں تو اس سے بچہ فربہ ہو جاتا ہے۔

(۸)

چھوہارا بھون کر جائے پھل بلا بھنا دونوں کو گھس کر چٹانے سے بچہ فربہ ہو جاتا ہے۔

(۹)

بچے کو ہرے دست آتے ہوں تو چھوٹی ہڑ (ہلیلہ) پانی میں گھس کر پلا دو اور بجش ہو تو چھوٹی ہڑ کو پانی میں اتنا ابالو کہ ہڑ پھٹ جائے پھر اس کو شہد میں ملا کر چٹا دو۔

(۱۰)

دانتوں کی وجہ سے اگر بچہ کو دست آ رہے ہوں تو چھوٹی ہڑ ابال کر اس کو شہد میں حل کر کے چٹا

دینا چاہیئے۔

(۱۱)

دوسری دوا یہ بھی ہے کہ بڑی الائچی (ڈیڑھ نمبر ۱) کو جلا کر مع چھلکوں کے گڑ میں ملا کر ماں کے دودھ میں حل کر کے پلا دیا جائے۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں گرائپ واٹر یا نونہال بے بی ٹانک بھی مفید ہے۔

(۱۲)

اگر قبض ہو تو اور نمونیہ ہو گیا ہو تو ہینگ اور گڑ پلا دینا چاہیئے اور ہینگ جس کر پانی میں ملا کر آگ پر کھدکا کر پیٹ پر چڑھا دینا چاہیئے۔ مفید ہے۔

(۱۳)

قبض ہو اور پیٹ پھول جائے تو اسارے لیمن گھس کر پانی میں حل کر کے پلانا مفید ہے۔

(۱۴)

بدہضمی یا قبض کے لئے کالا نمک اور چھوٹی ہڑ پیس

کر پانی میں پلا دینا چاہیئے۔

(۱۵)

اگر قبض ہو تو سبیون گھٹی گرم پانی میں ملا کر پلانا چاہیئے۔

(۱۶)

چنونے یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانہ کے مقام میں ہو جاتے ہیں ایک تولہ بیخ سوسن اور ایک تولہ ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور ۳ ماشہ سے ۲ ماشہ تک ہر روز پانی کے ساتھ پھنکائیں اور ناریل اور مصری کھلائیں۔

(۱۷)

موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملا کر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کے برابر بتی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر بعد بتی کو کھینچ لیں کیڑے لپٹ آ دیں گے۔ بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔

(۱۸)

پیٹ کے درد کے لئے ہینگ اور گڑ ملا کر کھلائیں یا پلائیں۔ مفید ہے۔

(۱۹)

اگر بچہ کا پیشاب بند ہوگیا ہو تو نمک کو پانی میں بھگو کر اس میں پھایا تر کر کے ناف میں رکھنے سے پیشاب ہو جاتا ہے اسی طرح قلمی شورہ کا پھایا رکھنے سے بھی پیشاب ہو جاتا ہے۔

(۲۰)

سردی سے کھانسی ہو تو لونگ بھون کر ماں کے دودھ میں پیس کر پلا دینا چاہئے۔

(۲۱)

سردی سے بخار آیا ہو تو جائے پھل اور چھوارا گھس کر چٹا دینا چاہئے۔

(۲۲)

زکام، کھانسی اور نزلہ کے لئے لونگ بھون کر

ماں کے دودھ میں حل کرکے پلانا چاہیئے، مفید ہے۔

(۲۳)

بہت زیادہ سردی ہو تو لہسن ایک گری بھون کر اور ایک عدد لونگ بھون کر نیز کتھا چونا لگے پان میں اجوائن ڈال کر ان تینوں چیزوں کو پیس کر ماں کے دودھ میں دے دینا چاہیئے۔

(۲۴)

بخار زیادہ دن سے آ رہا ہو تو بڑی الائچی دو نمبر ۱ جلا کر گھی میں ملا کر ماں کے دودھ میں حل کر کے پلانا مفید ہے۔

(۲۵)

گرمی کا بخار ہو تو دریائی ناریل اور زہر مہرہ گھس کر چٹا دینا مفید ہے، مقدار میں ناریل زیادہ لینا چاہیئے۔

(۲۶)

گرمی سے آنے والے بخار کے لئے مُنقی مؤلف

اور چھوٹی الائچی ان تینوں کو پانی میں ڈال کر اُبال لیں اور جب پانی آدھا رہ جائے تو اس کو ٹھنڈا کر کے تھوڑے تھوڑے وقت سے پلانا چاہیے۔

(۲۷)

پتھر چیٹے کو سوکھے کی بیماری کے لئے پتھر پر گھس کر چٹا دینا چاہیے۔ پتھر چیٹا ایک جڑی ہے۔

(۲۸)

بچّہ کے سر میں جو پھوڑے پھنسی ہو جاتے ہیں اس کے لئے آملہ جلا کر اس کی راکھ تیل میں ملا کر لگانا مفید ہے، یا سڑا ہوا کھوپرا گھس کر لگانا چاہیے۔ یہ بھی مفید ہے۔

(۲۹)

اگر بچہ کی پسلی چلنے لگے اور نمونیا کا خطرہ محسوس ہونے لگے تو ایک انڈا اُبال کر چھیل لیں اور پھر تل کا تیل خوب گرم کر کے اس میں اُبلا انڈا ابلا تو رتے تل لیں جب انڈا تیل میں چٹک کر پھٹنے لگے تو انڈے کو تیل میں سے نکال لیں اور اس تیل میں ہینگ پیس کر ملا لیں اور یہ ہینگ نیم گرم تیل بچے کی پسلی پر لیپ کر دیں۔

(۳۰)

کالی کھانسی

کیلئے

اگر بچّہ بہت ہی چھوٹا ہو تو باجرا اُبال کر پلانا مُفید ہے اور اگر ذرا بڑا ہے کہ کچھ چبا کر کھا سکتا ہے تو ارہر کی پھلی کے دانے نکال کر کھلانا کالی کھانسی کو دُور کرتا ہے۔ انار کے چھلکے دودھ میں اُبال کر پلانا بھی کالی کھانسی کے لئے مفید ہے۔

(۳۱)

اگر بچّہ جَل جائے تو آلو کچُل کر باندھ دینا مُفید ہے یا شہد لگا دینا چاہیئے یا روغن سُرخ یا نورانی تیل لگا دینا چاہئے۔

(۳۲)

اگر جلی ہوئی جگہ پک گئی ہو تو گری کے تیل میں گرم

انگارہ بجھا کر وہ تیل لگانا مفید ہے۔

(۳۳)

اگر زخم کی وجہ سے کان بہتا ہو تو ہند تیل ڈالنا مفید ہے۔
یہ تیل ہند تیل، سُرخ تیل، لال تیل، اور نورانی تیل کے نام سے بکتا ہے مثلاً تقریباً بھجن کا بنا ہوا ہے۔

(۳۴)

اگر ہند تیل یا نورانی تیل کی مالش بچے کے پیروں پر کی جائے تو وہ جلد پیر چلنے لگتا ہے۔

(۳۵)

ختنہ ہونے کے بعد زخم پر نورانی تیل یا ہند تیل ڈالتے رہنے سے زخم جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(۳۶)

بچے کی آنکھ میں لگانے کے لئے کاجل تیل کا چراغ ایک مٹی کے برتن کے نیچے جلا کر بنالینا چاہیئے

اور اس میں تھوڑا اصلی گھی منھ لینا چاہیے ویسے بخشی کمپنی کے دَوا خانے کلکتہ کا کاجل بھی کافی اچھا اور مفید ہے۔

(۳۷)

بعض دفعہ ہنسلی اُتر جانے سے بچہ بہت روتا ہے اور دُودھ پینا چھوڑ دیتا ہے، یہ بیماری چار ماہ تک کے بچہ کو لاحق ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ پیر پکڑ کر اُلٹا لٹکا دو تھوڑی ہی دیر میں ہنسلی چڑھ جاتی ہے۔

(۳۸)

بچوں کو بہت تیز دَوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سَرد ہو جیسے کافور اس کی احتیاط دُودھ پینے تک تو بہت ہی ضروری ہے۔

(۳۹)

جب کوئی تُرش دَوا بچے کو پلائی گئی ہو تو اس کے بعد فوراً دُودھ نہیں پلانا چاہیے، بعض دفعہ اس سے بہت نقصان پہونچتا ہے۔

(۴۰)

بچوں کو ڈاکٹر کے مشورے سے پولیو اور چیچک یا وبائی بیماری کے ٹیکے ضرور لگوائے جائیں، بعض عورتیں بچے کو بخار یا تکلیف کے خیال سے یہ ضروری ٹیکے لگوانے میں غفلت برتتی ہیں جس کے نتیجے میں بعض دفعہ بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

○

بچوں کو سلانے کی

لوری

پیارا بیٹا سوئے پیارا بیٹا سوئے

یا

پیاری بیٹی سوئے — پیاری بیٹی سوئے

اللہ ہنستا رکھے — بیٹا کبھی نہ روئے

پیارا بیٹا سوئے — پیارا بیٹا سوئے

عزت پائے جنت پائے — بیج کچھ ایسا بوئے

پیارا بیٹا سوئے — پیارا بیٹا سوئے

دین نہ جانے پائے — چاہے دنیا کھوئے

پیارا بیٹا سوئے — پیارا بیٹا سوئے

ہمت رکھے سختی سہہ لے — رنج کو دل سے دھوئے

پیارا بیٹا سوئے — پیارا بیٹا سوئے

(ماخوذ)

عربی لوری

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ   مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرَ اللّٰہ
صَلِّ وَسَلِّمْ یَا اللّٰہُ   عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہ
اِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ   صَدَّقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہ
نَرْجُوا الْجَنَّۃَ نَدْخُلُھَا   یَوْمَ الْحَشْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ
اَنْتَ شَافِیْ فَاشْفِنَا   اَنْتَ کَافِیْ فَاکْفِنَا
یَا رَحْمٰنُ عَافِنَا   وَاعْفُ عَنَّا یَا اللّٰہ
اِنَّ صَلَاتَنَا لِلّٰہِ   اِنَّ مَنَاسِکَنَا لِلّٰہِ
اِنَّ حَیَاتَنَا لِلّٰہِ   اِنَّ مَمَاتَنَا لِلّٰہِ
اِنَّا نَسْتَغْفِرُ اللّٰہ   اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ

لَا حَوْلَ اِلَّا بِاللّٰہِ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

❁

بچّے کی دُعا

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری　　زندگی شمع کی صُورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے　　ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب　　علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا　　دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس راہ پہ چلانا مجھ کو

(ماخوذ)

٭

حمد

سب سے اعلیٰ اللہ ہے بَرتر بالا اللہ ہے

سب کو پیدا اس نے کیا قدرت والا اللہ ہے

سب کی دُعائیں سنتا ہے رحمت والا اللہ ہے

اس کے برابر کوئی نہیں سب کا آقا اللہ ہے

کون ہے میرا اس کے سوا
میرا سہارا اللہ ہے

☆

(ماخوذ)

نعت شریف

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
صبح نمودار ہوئی آپ کے چہرۂ انور سے

وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
اور رات تاریک ہوئی آپ کی زلف مبارک سے

فَاقَ الرُّسُلَ فَضْلًا وَّعُلًا
فضل و بلندی میں سب رسولوں سے آپ بڑھ گئے

اَھْدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ
اپنی رہنمائی سے مخلوق کو صحیح راستے پر چلایا

اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ
نسب آپ کا ستھرا ہے حسب آپ کا بہت بلند ہے

کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ
تمام عرب باوجود سرکشی کے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے

کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
آپ کرم کا خزانہ ہیں، نعمتوں کے مالک ہیں

ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ
اپنی شریعت سے تمام امتوں کی ہدایت فرمائی

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
آپ کے اشارے سے شجر دوڑے اور پتھر بول پڑے

شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
چاند دو ٹکڑے ہو گیا صرف ایک اشارے سے

جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی
شب معراج کو جبریل آپ کی خدمت میں آئے

فَالرَّبُّ دَعَا لِحَضْرَتِہٖ
کہ رب نے آپ کو اپنے دربار میں بلایا ہے

فَمُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا
پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں

فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ
اور جو کچھ ہمیں عزت ملی ہے آپ کا دین قبول کرنے سے ملی

☆

منظوم عقائد

اللہ ایک یکتا — سبحان ہے ہمارا
سچے نبی محمدؐ — ایمان ہے ہمارا
جتنے رسول آئے — سب نے یہی سکھایا
توحید اور رسالت — فرمان ہے ہمارا
لائے زبورِ داؤدؑ — حضرت خلیلؑ پر بھی
نازل ہوئے صحیفے — ایمان ہے ہمارا
توریت لائے موسیٰؑ — انجیل لائے عیسیٰؑ
پیارے نبیؐ پر اترا — قرآن ہے ہمارا
اللہ کی کتابیں — سچی ہیں اور برحق
لیکن یہ سب سے بڑھ کر — قرآن ہے ہمارا
اللہ کے فرشتے — معصوم اور سچے
روزِ ازل سے دشمن — شیطان ہے ہمارا
تقدیر خیر و شر کا — خالق وہی خدا ہے

جو صاحب کرم ہے — منان ہے ہمارا
روزِ جزا ہے برحق — مر کر سبھی جئیں گے
انصاف کرنے والا — رحمٰن ہے ہمارا
میدانِ حشر میں جب — اعمال سب تُلیں گے
تجھ پر حساب کرنا — آسان ہے ہمارا
اعمال کے صحیفے — محشر میں جب اُڑیں گے
مومن کہے گا پڑھ لو — دیوان ہے ہمارا
بائیں ہاتھ میں لکھے نامہ — کافر کہے گا ہائے
برباد ہو گیا میں — خُسران ہے ہمارا
دوزخ بھڑک رہی ہے — ہو پُل صراط قائم
تیرے کرم سے آساں — گذران ہے ہمارا
جنت میں چین و راحت — دوزخ میں سانپ بچھو
ہم سب بھی جنتی ہوں — ارمان ہے ہمارا
ٹھنڈا، لذیذ، میٹھا — مشروب آپ کوثر
شاہِ رسل ہے ساقی — سلطان ہے ہمارا
ہر متقی ولی ہے — سردار ہیں صحابہؓ
ان پر تو جان و دل — قربان ہے ہمارا
پانچوں نماز ٹھنڈک — آنکھوں کی ہیں ہماری
اور جان سے بھی پیارا — رمضان ہے ہمارا

حج و زکوٰۃ و روزہ | سب فرض ہیں خدا کے
جنّت میں داخلہ کا | ساماں ہے ہمارا
اُمّید مغفرت کی | ہو کیوں نہ ہم کو یوں بھی

آقا، کریم، رب بھی
رحمٰن ہے ہمارا

(ماخوذ)

صفائی

صفائی عجب چیز دنیا میں ہے
صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے

صفائی سے اچھا نہیں کوئی کام
صفائی کو بھولو نہ تم صبح و شام

صفائی کی پڑ جائے عادت اگر
تو بیماریوں کا رہے کچھ نہ ڈر

صفائی سے تم ہو گے ہر دلعزیز
صفائی سے آئے گی تم کو تمیز

صفائی رکھے گی تمہیں تندرست
رہو گے شب و روز چالاک و چست

لباس و مکاں بستر و جسم کو
بہت صاف ستھرا ہمیشہ رکھو

(ماخوذ)

کھانے کے آداب (منظوم)

آؤ آؤ دسترخوان بچھائیں — مِل جُل کر سب کھانا کھائیں
بھائی پہلے ہاتھ تو دھو لو — کھانے میں بیکار نہ بولو
بسم اللہ جو بھولا کوئی — اس نے ساری برکت کھوئی
دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا — دیکھو بھیا بھول نہ جانا
چھوٹے چھوٹے لقمے لینا — ہر لقمہ کو خوب چبانا
کتوں کے انداز نہ کرنا — چپڑ چپڑ آواز نہ کرنا
کھانے میں مت عیب نکالو — جو مل جائے شوق سے کھالو
لقمہ گر جائے تو اٹھا لو — صاف کرو پھر اس کو کھالو
اپنے آگے سے تم کھاؤ — اِدھر اُدھر مت ہاتھ بڑھاؤ
چھین جھپٹ کھانے میں کرنا — پیٹ میں ہے انگارے بھرنا
خوش خوش باہم کھانا اچھا — کچھ بھوکے اُٹھ جانا اچھا

کھانا کھا کر کام ہے سب کا
شکر کریں ہم اپنے رب کا

(ماخوذ)

ننھا نمازی

وہ ہو چلا سویرا وہ رات جا رہی ہے
وہ صبح کی اذاں کی آواز آ رہی ہے
امّی اٹھو سفیدی ہر سمت چھا رہی ہے

اے میری اچھی امّی لے میری پیاری امّی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

چولھے پہ دیگچی میں پانی ذرا چڑھا دو
دانتوں کو صاف کر لوں مسواک بھی اٹھا دو
کیسے کروں وضو میں اچھی طرح بتا دو

کپڑے بھی صاف ستھرے پہنا دو جلدی جلدی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

یہ نرم نرم سویٹر، یہ گرم گرم ٹوپی
دستانے بھی ہیں اُونی جراب بھی ہیں اونچی
رُومال بھی ہیں اُونی چادر بھی خوب موٹی

سردی نہیں لگے گی سچ کہہ رہا ہوں امی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

اَلْحَمْدُ قُلْ ھُوَاللّٰہ فر فر کہو سناؤں
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ لکھ کر کہو دکھاؤں
کتنے فرض ہیں وضو میں یہ بھی کہو بتاؤں

کروں گا یاد اُس کو جو رہ گیا ہے باقی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

جب فرض باجماعت پڑھ چکوں گا امی
پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر مانگوں گا میں دُعا بھی
ساری برائیوں سے مجھ کو بچا الٰہی

بن جاؤں میں نمازی بن جائیں سب نمازی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

(ماخوذ)

ماں باپ

ماں باپ اس جہاں میں سب سے بڑی ہے دولت
سچ پوچھئے تو یہ ہیں دونوں خدا کی رحمت
ماں باپ کی محبت
ملتی ہے کب جہاں میں
پیارے جو ہیں خدا کے رکھتے ہیں اُن سے اُلفت
سنتے ہیں اُن کا کہنا کرتے ہیں ان کی خدمت
ماں باپ جیسی نعمت
ملتی ہے کب جہاں میں
ہم کو انھوں نے پالا تو ہم بڑے ہوئے ہیں
ہم کو دیا سہارا تو ہم کھڑے ہوئے ہیں
اللہ ایسی شفقت
ملتی ہے کب جہاں میں
پیدا ہوئے تھے جب ہم کمزور کس قدر تھے
کچھ جانتے نہیں تھے دنیا سے بے خبر تھے

سیکھی جو اُن سے حکمت

ملتی ہے کب جہاں میں

چلنا ہمیں سکھایا   کھانا ہمیں سکھایا

جو ہم نہ جانتے تھے   اچھا بڑا بتایا

کی جو انھوں نے خدمت

ملتی ہے کب جہاں میں

ہمت بڑھا بڑھا کر   ڈر جی سے سب نکالا

باتیں بتائیں رب کی   رستے پہ اس کے ڈالا

پائی جو اُن سے قوت

ملتی ہے کب جہاں میں

جو کچھ بھی ہم نے پایا   سب کچھ انھیں سے پایا

اچھا ہمیں کھلایا   اچھا ہمیں پہنایا

دی جو انھوں نے راحت

ملتی ہے کب جہاں میں

علم و ہنر، سلیقہ   سب کچھ ہمیں سکھایا

مرضی پہ رب کے چلنا   کس پیار سے بتایا

کرتے ہیں جو یہ اُلفت

ملتی ہے کب جہاں میں

دن رات دُکھ ہماری   خاطر وہ جھیلتے ہیں

اور ہم مزے سے کھاتے پیتے ہیں کھیلتے ہیں

اللہ کی یہ رحمت

ملتی ہے کب جہاں میں

بیمار ہوں اگر ہم سوتے نہیں ذرا یہ

گر راہِ حق سے بھٹکیں تو خوش نہیں ذرا یہ

ایسی عجیب چاہت

ملتی ہے کب جہاں میں

ماں باپ جیسی نعمت

ملتی ہے کب جہاں میں

(ماخوذ) ❁

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبال! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

(ماخوذ)

ترانۂ ملی

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اسکے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سایہ میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اے گلستان اندلس وہ دن ہے یاد تجھکو
تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیاں ہمارا

اے موج دجلہ تو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا

اے ارض پاک تیری حرمت پہ مٹے ہم
ہے خوں تری رگوں میں ابتک رواں ہمارا

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

اقبال کا ترانہ بانگ درا ہے گویا،
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا!

(ماخوذ)

٭

لڑکی کی پیدائش سے رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیے لڑکی اور لڑکا دونوں اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو جو مناسب سمجھتا ہے وہ عطا فرماتا ہے اس لئے لڑکی کی پیدائش پر بھی ویسی ہی خوشی ہونی چاہیے جو لڑکے کی پیدائش پر ہوتی ہے ہم نے اپنی خود ساختہ سماجی پابندیوں سے لڑکی کے وجود کو ایک بوجھ بنالیا ہے اس میں قدرت کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ اپنے معاشرے کو اسلامی قوانین کے مطابق بنالینے سے وہ سب دشواریاں ختم ہوسکتی ہیں جن کی وجہ سے لڑکی بوجھ معلوم ہونے لگی ہے

لڑکی ہے ایک نعمت

اے کامیاب انسان　　اے خوش خصال انسان
کیوں رنج سے ہے نالاں　　غم سے نہ ہو پریشاں
لڑکی خدا نے دی ہے　　یہ نورِ زندگی ہے
قدرت کا نور یہ ہے　　دل کا سرور یہ ہے

عنوانِ زندگی ہے ہنس ہنس کے کہہ رہی ہے
فردوس کی کلی ہوں خوشبو میں بس گئی ہوں
جنت سے آرہی ہوں پہچان لو وہی ہوں
جس کو رسولِ اکرم کرتے تھے پیار ہر دم
اُن کو بھی خدا نے لڑکی ہی پہلے دی تھی
ایسی کہ جس کے دم سے دنیا میں روشنی تھی
شکرِ خدا ادا کر سجدے میں سر جھکا کر
لڑکی ہے ایک نعمت لڑکی ہے ایک دولت
اللہ کا عطیہ اللہ کی عنایت
ہے نورِ عین لڑکی اور دل کا چین لڑکی
آغوش میں اٹھالے معصوم کی دُعا لے
لڑکا ہو یا لڑکی یہ دین ہے خدا کی
تعلیم بھی اسے دے کر تربیت بھی اس کی
اس کو سکھا سلیقہ آدابِ زندگی بھی

اے کامیاب انسان
اے خوش خصال انسان

٭

جہیز بارِ گراں بن گیا ہے ملت پر

جہیز ہم نے نہیں تجھ کو کچھ دیا بیٹی
نہیں ہے عار یہ تیرے لئے نہ کچھ بھی بیٹی

جہیز فرض نہ واجب نہ کوئی سنت ہے
جہیز نام پہ سنت کے رسم بدعت ہے

کہیں جہیز کا ہے تذکرہ بتائیں تو
نقاب چہرۂ تاریخ سے اٹھائیں تو؟

جہیز کیا دیا ورقہؒ نے بی بی خدیجہؓ کو؟
جہیز کیا دیا بوبکرؓ نے حمیراؓ کو؟

عمرؓ نے کیا دیا سامان بی بی حفصہؓ کو؟
جہیز کیا ملا میمونہؓ کو صفیہؓ کو؟

نکاح بنتِ جحشؓ کا تو آسمان پہ ہوا
جناب حق نے بھلا کیا انہیں جہیز دیا؟

جہیز حضرت زینبؓ نے کتنا پایا تھا
کسی حدیث سے کوئی تو کچھ پتہ دیتا؟

جہیز بی بی رقیہؓ کا کوئی بتلائے
جہیز مادرِ کلثومؓ کیا تھا فرمائے؟

جہیز فاطمہؓ لوگوں نے کر دیا مشہور
بنات چار یقیں ہے جن کا کہاں مذکور؟

جہیز جب نہیں ثابت کتاب و سنت سے
تو کام کیا ہے ہمیں آخر ایسی بدعت سے؟

جہیز ایک مصیبت ہے بلکہ آفت ہے
جہیز وجہِ مذلت ہے طوقِ لعنت ہے!

جہیز بند کریں، راہِ سادگی کھولیں
غریب لوگ امیروں کے ساتھ تو ہو لیں

نکاح کو کریں آساں کہ ہے یہ قولِ رسولؐ
نکاح وہ ہے مبارک جو سہل جس کا حصول

خدا کے واسطے ملت کے درد مند انھیں خلافِ رسمِ جہیز آج کچھ جہاد کریں

جہیز بارِ گراں بن گیا ہے ملت پر
پڑی ہیں بیٹیاں پاؤں کی بیڑیاں بنکر

☆

(عبد القدوس رومی مفتی شہر آگرہ)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا تھے انھیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا نکاح پڑھایا تھا۔

ے حمیرا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ہے۔

ے بنتِ جحش سے مراد ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا تھا۔

ے تا ے حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیاں ہیں۔ حضرت ام کلثوم کا نام موزوں نہ ہو سکا تو مادرِ کلثوم نظم کر دیا گیا۔

ے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اَعْظَمُ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُھَا مُؤْنَۃً کا مفہوم نظم کیا گیا ہے یعنی "وہ نکاح زیادہ بابرکت ہے جس میں اخراجات کم ہوں"۔

☆

بیٹی کی رخصتی کے وقت باپ کے تأثرات

اے لختِ جگر اے میرے ماہ پارے
اے بیٹی میرے دل کے روشن تارے
قرارِ دل و جانِ مادر پدر تو
سکونِ جگر اور نورِ بصر تو
اُجالا تیرے دم سے ہے میرے گھر میں
تیری بھولی صورت ہے سب کی نظر میں
مجھے دیکھ کر ہوتی ہے شادمانی
تیرا روئے زیبا میری زندگانی
تیرے غم میں حالت تباہ ہو رہی ہے
کہ تو آج ہم سے جدا ہو رہی ہے
تیرے چھوٹے بھائی بھی لڑتے تھے تجھ سے
ذرا بات پر یہ جھگڑتے تھے تجھ سے

مگر آج سب کے سب رو رہے ہیں
جُدائی کے اشکوں سے منہ دھو رہے ہیں
تیری بہنیں آپس میں منہ تک رہی ہیں
مگر ظاہراً تجھ سے یہ ہنس رہی ہیں
تیری والدہ کی یہ حالت ہے بیٹی
کہ روتی ہے چھپ چھپ کے گھر میں اکیلی
نہیں دل بہلتا ہے بہلائیں کیونکر
رکھیں کس طرح ہم کلیجہ پہ پتھر
یہاں تو نے پہنے بھیڑے اور پُرانے
کہ گذرے ہیں اکثر یہی ایسے زمانے
کبھی بھوکا پیاسا بھی رہنا پڑا ہے
کبھی سخت اور سُست کہنا پڑا ہے
پکایا ہے کھانا راتوں کو اُٹھ کر
پلایا ہے پانی گلاسوں میں بھر کر
ہر ایک بار خدمت کا تو نے اُٹھایا
مگر تیرے چہرے پہ بل تک نہ آیا
خدا کے لئے اپنا دل صاف رکھنا
جو گذری ہوں تکلیفیں وہ معاف کرنا
مگر اب شریعت سے مجبور ہیں ہم

یہ حکمِ خدا ہے تو معذور ہیں ہم

تجھے آج قدرت نے یہ دن دکھایا
تجھے تیری بہنوں نے دلہن بنایا

مُبارک ہو سسُرال جانا مبارک
شریعت سے شوہر کا پانا مبارک

جُدا تجھ کو کرنا گوارا نہیں ہے
مگر حکمِ قدرت سے چارہ نہیں ہے

حبیبؔ اب کہوں کیا یہ ہے حکمِ قدرت
کہ پالے کوئی اور لے کوئی خدمت

بہن کی رُخصتی کے وقت بھائی کی طرف سے

پند و نصائح

میری پیاری بہن میری اچھی بہن
فضلِ حق سے رہے تو ہمیشہ دلہن

یہ دعا ہے سدا تو سہاگن رہے
تیری تقدیر کا تارا روشن رہے

شادمانی سے گذرے تیری زندگی
راس آئے تجھے یہ خوشی کی گھڑی

تیرے بھائی دل و جاں سے قربان ہیں
آج بھی تیرے ان سب پہ احسان ہیں

آج بھی کل بھی تو ہے ہماری بہن
یاد رکھ تو ہمیشہ رہے گی بہن

تیری منزل یہ ہی تھی یہ ہی راستہ
تیرا میکے سے ٹوٹا نہیں واسطہ
رب العزت نے سن لی ہماری دعا
ہم خوشی سے تجھے کر رہے ہیں جدا
لازمی ہے ہدایت بھی سن لے ذرا
ہو سکے تو نصیحت بھی سن لے ذرا
اپنے شوہر کی کرنا اطاعت سدا
کرنا سسرال میں سب سے الفت سدا
رتبہ شوہر کا ہوتا ہے سب سے بڑا
ہے یہ تیرے واسطے یہ مجازی خدا
بات شوہر کی ہرگز نہ تو ٹالنا
خود کو اس کی خوشی میں سدا ڈھالنا
دل کسی کا نہ تو ہرگز دکھانا کبھی
کام سے جی نہ ہرگز چرانا کبھی
تیرے شوہر کی مرضی ہو مرضی تیری
کام آئے گی تیرے ہی نیکی تیری
بے ضرورت نہ ہرگز زبان کھولنا
پیار سے اور ادب سے سدا بولنا
ضد پہ ہرگز بڑوں کے نہ آنا کبھی

بھول کر بھی نہ تو آنکھ اٹھانا کبھی

بات گھر کی ہمیشہ ہی گھر میں رہے
یہی عادت تیری ہمیشہ رہے

خوش کلامی سے ہر ایک کا دل جیتنا
چاہیے سب کو ایک آنکھ سے دیکھنا

اپنی حد سے نہ ہرگز گزرنا کبھی
مال و زر کی طلب تو نہ کرنا کبھی

سادگی سے نہیں کوئی زیور بڑا
شکر کرنا جو مل جائے سادہ غذا

غربی امیری ہے رب کی عطا
رنج و راحت ہے آتی جاتی گھٹا

ہے خوشی فرض سے ہو گئے ہم ادا
ہوں مہرباں تجھ پہ رسولِ خدا

اس کا غم بھی نہ کر ہو رہی ہے جدا
ہوتا آیا ہے دنیا میں یہ تو سدا

دلہن پرایا ہے "بیٹی" یہ کہتے ہیں سب
اور پابند اسی کے رہتے ہیں سب

کر رہے ہیں تجھے ہم وداع اے بہن
ہو شگفتہ تیری زندگی کا چمن

٭

سہرا

رخصتی

رخصتی کے وقت بیٹی کو باپ کی نصیحت

انورؔ فرخ آبادی

مبارک ہو تجھ کو رخصت اے بیٹی
رہے یاد میری نصیحت اے بیٹی

دلہن بن کے سسرال تو جا رہی ہے   کہ ماں باپ کے دل کو تڑپا رہی ہے
قیامت ہے اے لال تیری جدائی   کہ روتی ہے بہنا تڑپتا ہے بھائی
نہیں ہے ادھر دل پہ اپنوں کے قابو   ادھر تیری سکھیاں بہاتی ہیں آنسو
تری رخصتی کا سماں کیا سماں ہے   بچھڑنے کو ہے تو یہ رسم جہاں ہے

دعا ہے یہ رشتہ تجھے راس آئے
کوئی غم نہ بیٹی ترے پاس آئے

یہ مانا ہوئی آج سے تو پرائی   رلائے گی گھر بھر کو تیری جدائی
مری یہ نصیحت مگر یاد رکھنا   یہ باتیں اے نورِ نظر یاد رکھنا
ہمیشہ وفا اپنے شوہر سے کرنا   محبت سدا اس کے گھر بھر سے کرنا

مصیبت میں تو لب پہ شکوہ نہ لانا غریبی میں بھی ساتھ ہنس کر نبھانا

جو دُکھ درد میں اُنکی خدمت کرے گی
تو شوہر کے دل پر حکومت کرے گی

بندھا اب اُسی سے مقدر ہے تیرا کہ شوہر کا گھر آج سے گھر ہے تیرا
سُسر باپ ہیں ساس اماں ہے تیری وہ خوش ہوں تو ہر مشکل آساں ہے تیری
جو خدمت کرے گی تو عزت ملے گی محبت کے بدلے محبت ملے گی
کبھی اپنے چھوٹوں سے ناخوش نہ ہونا عداوت کا بیج اپنے دل میں نہ بونا

اسی میں ہے تیری بھلائی اے بیٹی
نہ کرنا کسی سے بُرائی اے بیٹی

خدا تجھ کو سسرال میں شاد رکھے مسرت سے دل تیرا آباد رکھے
قدم تیرے چومے سدا شادکامی ملے تجھ کو اس گھر میں وہ نیک نامی
کبھی تجھ سے راہِ شریعت نہ چھوٹے کہ روزہ نماز اور تلاوت نہ چھوٹے
صداقت کے سانچے میں ایسی ڈھلے تو رہِ فاطمہؓ پر ہمیشہ چلے تو

بڑھے تیری توقیر ہر ایک کے دل میں
جگہ پائے تو اپنے شوہر کے دل میں

خدا تجھ کو ہر ایک غم سے بچائے   زمانے کے رنج و الم سے بچائے
ترے دل میں ہوں نیکیوں کے اُجالے   رہیں تجھ سے خوش تیرے سسرال والے

دُعا ہے وہاں ایسی عزت ہو تیری
کہ ہر دل پہ بیٹی حکومت ہو تیری

☆

دُلہن کی رخصتی

دُلہن کو ڈولی میں بٹھاتے وقت والد کی نصیحت

خدا حافظ اے بیٹی آج تو اس گھر سے جاتی ہے
جدائی تیری ماں باپ اور بہنوں کو رُلاتی ہے

یہی دستورِ دنیا ہے یہی رسمِ زمانہ ہے
دُلہن بن کر ہر ایک بیٹی کو اک دن گھر سے جانا ہے

یہ سُنّت ہے جنابِ فاطمہؓ بنتِ پیمبرؐ کی
اے بیٹی یہ روایت ہے رسُول اللہ کے گھر کی

مری نورِ نظر تو یاد رکھنا اس روایت کو
نبیؐ نے جس گھڑی رخصت کیا خاتونِ جنت کو

سبق اُن کو دیا تھا دینداری کا صداقت کا
خُدا کی بندگی کا اور شوہر کی اطاعت کا

یہی میری تمنّا ہے یہی میری نصیحت ہے
اسی میں تیری عظمت ہے اسی میں تیری عزت ہے

تو اک اچھی دُلہن بنکر سدا سسرال میں رہنا
خُدا جس حال میں رکھّے تجھے اُس حال میں رہنا

سُسر اور ساس کو ماں باپ سے بڑھکر سمجھنا تُو
اے بیٹی اب انھیں کے گھر کو اپنا گھر سمجھنا تُو

سبھی کے ساتھ پیش آنا مرّوت سے محبت سے
نہ ہونا عمر بھر غافل کبھی شوہر کی خدمت سے

نہ کرنا آرزو تو اچھّے کپڑوں کی نہ زیور کی
وہ شے مل جائے گی خود ہی جو ہے تیرے مُقدر کی

نہ دل میں شوق ہو فلموں کا تیرے اور نہ فیشن کا

اے بیٹی سادگی میں نام ہوتا ہے سہاگن کا

ہمیشہ تو شریعت اور سنت پر عمل کرنا
رسول اللہ کے پیغام رحمت پر عمل کرنا

نہ ہرگز دیکھنا تو عیش و عشرت کا یہاں سپنا
بنانا پارسائی اور غیرت کو لباس اپنا

سدا شوہر کے گھر میں نیک عورت بن کے تو رہنا
جو گہنے کی تمنا ہو پہننا اس طرح گہنا

گلے میں ہو وفا کا ہار جھمکے ہوں اطاعت کے
رضا کی چوڑیاں ہوں اور کنگن ہوں سخاوت کے

مبارک ہے وہ بیٹی جو سجائے لاج کا جھومر
ہے بیکار اس کے آگے نیلم و پکھراج کا جھومر

اگر ہو راستی کی پاؤں میں پائل تو کیا کہنا
دلہن کی آبرو بڑھتی ہے جس سے ہے یہ وہ گہنا

رہے تابندہ ماتھے پر ترے ایمان کا ٹیکا
کہ اسکے سامنے حسنِ جہاں پڑجائے گا پھیکا

حیا کا آنکھ میں سرمہ ہو مہندی پارسائی کی
محبت کا ہو غازہ جس میں سرخی ہو بھلائی کی

اگر میری نصیحت کا اثر تو نے لیا بیٹی
اگر ان اچھی باتوں پر عمل تو نے کیا بیٹی

بسر ہوگی ہمیشہ زندگی راحت کے سائے میں
رہے گی تو سدا اللہ کی رحمت کے سائے میں

تری رخصت کا یہ دن یہ گھڑی کتنی مبارک ہے
ان آنکھوں میں یہ اشکوں کی لڑی کتنی مبارک ہے

ہر اک دل سے اے بیٹی اب یہی آواز آتی ہے
خدا حافظ کہ دلہن بن کے تو سسرال جاتی ہے

زباں چپ ہے مگر بھیلے ہوئے کچھ ہاتھ میں بیٹی

کہ تُو تنہا نہیں لاکھوں دُعائیں ساتھ ہیں بیٹی

عزیزوں کی دعاؤں کا یہ نذرانہ مُبارک ہو
مبارک ہو تجھے شوہر کے گھر جانا مُبارک ہو

٭

قطعہ

دعوت نامہ کے لیے

آپ کرلیں گے جو منظور یہ دعوت میری
میں یہ سمجھوں گا کہ سچی ہے محبت میری

آپکے آنے سے تسکین ملے گی دل کو
اور احباب میں بڑھ جائے گی عزت میری

٭

شادی کے دعوت نامہ

شادی کارڈ کے لیے

دو شعر

نصیب جاگ اُٹھا ہے غریب خانے کا
ادا ہو شکریہ کیسے تمہارے آنے کا

کہاں یہ مرتبہ اپنا کہ ہم تکلیفِ شرکت دیں
مگر مہماں فقیروں کے ہوئے ہیں بادشاہ اکثر

آپ کیا آئے کہ فضلِ حق تعالیٰ ہو گیا
آپ کے آتے ہی محفل میں اُجالا ہو گیا

مُبارک باد

بیٹے کی پیدائش پر ماں باپ کو مبارکباد

مبارک ہو خوشی کا تم کو یہ جلسہ مُبارک ہو
خدا نے تم کو بخشا چاند سا بیٹا مُبارک ہو

ہوا اللہ کا فضل و کرم یہ باپ اور ماں پر
انھیں اللہ کی رحمت کا یہ تحفہ مُبارک ہو

کوئی کہہ دے چچا صاحب سے یہ دن ہے مسرّت کا
بھتیجے کی خوشی تم کو بھی اے چاچا مُبارک ہو

مُبارک رشتہ داروں کو یہ گھڑیاں شادمانی کی
عزیزوں کو یہ محفل اور یہ جلسہ مُبارک ہو

خدا کا فضل ہو انور ہمیشہ اس گھرانے پر
سدا مولا کی رحمت کا انھیں سایہ مُبارک ہو

٭

عقیقہ مبارک

(انور فرخ آبادی)

اے مہرباں یہ عقیقہ تمھیں مبارک ہو
یہ دعوت اور یہ جلسہ تمھیں مبارک ہو

عقیقہ کہتے ہیں جس کو ہے رحمتِ مولا
نزولِ رحمتِ مولا تمھیں مبارک ہو

عقیقہ کیا ہے خوشی ہے رسولِ اکرم کی
یہ دن ہے کتنی خوشی کا تمھیں مبارک ہو

جو آئے بزمِ عقیقہ میں پیار سے آئے
یہی ہے مرضیٔ آقا تمھیں مبارک ہو

عقیقہ جو بھی کرے وہ ہے خوش نصیب انورؔ
یہ خوش نصیبوں کا جلسہ تمھیں مبارک ہو